آیت نمبر (117)

﴿ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۱۱۷ ﴾

ب د ع

(ف) بَدْعًا: نمونے کے بغیر کوئی چیز بنانا۔ ایجاد کرنا۔ اس لفظ کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے تو اس کا مفہوم ہوتا ہے کہ نمونہ، مادہ یا اوزار وغیرہ کے بغیر ایجاد کرنا۔

بَدِيْعٌ: فَعِيْلٌ کے وزن پر اسم الفاعل ہے۔ ایجاد کرنے والا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

بِدْعٌ: صفت ہے۔ نیا۔ انوکھا۔ ﴿ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ ﴾ (46/ الاحقاف: 9) ''میں کوئی انوکھا نہیں ہوں رسولوں میں سے۔''

(افتعال) اِبْتِدَاعًا: اہتمام سے کوئی نئی چیز ایجاد کرنا۔ ﴿ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ ﴾ (57/ الحدید: 27) ''اور رہبانیت! انہوں نے ایجاد کیا اس کو ہم نے واجب نہیں کیا جسے، ان پر۔''

ق ض ی

(ض) قَضَاءً: (۱) کسی چیز کو مضبوطی سے بنانا۔ ﴿ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ﴾ (41/ حٰمٓ السجدۃ: 12) ''تو اس نے مضبوطی سے بنایا ان کو سات آسمان۔''

(۲) کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہونا۔ ﴿ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ﴾ (2/ البقرہ: 200) ''پس جب تم لوگ فارغ ہو جاؤ اپنے عبادت کے طریقوں سے تو یاد کرو اللہ کو۔''

(۳) کسی بات یا کام کا فیصلہ کرنا۔ ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ﴾ (17/ بنی اسرائیل: 23) ''اور فیصلہ کیا تیرے رب نے کہ تم لوگ عبادت مت کرو مگر اس کی۔''

اِقْضِ: فعل امر ہے۔ تو فیصلہ کر۔ ﴿ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۷۲ ﴾ (20/ طٰہٰ: 72) ''پس تو فیصلہ کر جو تو فیصلہ کرنے والا ہے۔ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ تو فیصلہ کرے گا اس دنیا کی زندگی کا۔''

قَاضٍ: فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل ہے۔ فیصلہ کرنے والا۔ اوپر آیت نمبر (20/ طٰہٰ: 72) دیکھیں۔

مَقْضِيٌّ: اسم المفعول ہے۔ فیصلہ کیا ہوا۔ ﴿ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝۲۱ ﴾ (19/ مریم: 21) ''اور وہ تھا فیصلہ کیا ہوا کام۔''

ترکیب

مرکب اضافی بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبر ہے۔ اس کا مبتداء هُوَ محذوف ہے۔ اِذَا کلمہ شرط، قَضٰٓى اَمْرًا شرط اور فَاِنَّمَا سے فَيَكُوْنُ تک جواب شرط ہے۔

ترجمہ

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ	وَاِذَا	قَضٰٓى	اَمْرًا
زمین اور آسمانوں کا ایجاد کرنے والا ہے	اور جب بھی	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام کا

فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ
تو بس	وہ کہتا ہے	اس کو	تو ہو جا	پس وہ ہو جاتا ہے

السلام وعلیکم رحمۃ اللہ وبرکاۃ

اللہ تعالیٰ ہم سب کی یہ سعی قبول فرمائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ جس جس نے بھی اس کار خیر میں مال، جان اور صلاحیتوں کو لگایا اللہ قبول ومنظور فرمائے

290

انجمن خدام القرآن فیصل آباد میں اس کے فوٹو کاپی بھی دستیاب ہیں اور محترم ڈاکٹر جہاں زیب صاحب کے اس کتاب میں اضافہ جات کے ساتھ مطالعہ قرآن حکیم کے نام سے دستیاب ہیں

رابطہ کے لئے: www.khuddam-ul-quran.com, info@khuddam-ul-quran.com

03217805614,0412437618,0412437781

قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 کینال روڈ فیصل آباد

آیات

118 تا 141

تک کی تفسیر ہمارے پاس موجود

نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے ان

23

آیات کا صرف لفظ بالفظ ترجمہ

شامل کر دیا ہے۔

وَقَالَ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ
اور کہا	انہوں نے جو	نہیں علم رکھتے

لَوْلَا	يُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ	تَاْتِيْنَآ	اٰيَةٌ ؕ	كَذٰلِكَ	قَالَ
کیوں نہیں	کلام کرتا ہم سے	اللہ	یا	آتی ہمارے پاس	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا تھا

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّثْلَ	قَوْلِهِمْ ؕ	تَشَابَهَتْ	قُلُوْبُهُمْ ؕ	قَدْ
انہوں نے جو	ان سے پہلے تھے	مثل / مانند	ان کی بات کے	مشابہ ہو گئے	دل ان کے	تحقیق

بَيَّنَّا	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يُّوْقِنُوْنَ ﴿118﴾	اِنَّآ	اَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ
واضح کر دیں ہم نے	آیات	ان لوگوں کے لیے	جو یقین رکھتے ہیں	بے شک ہم نے	بھیجا ہم نے آپ کو	ساتھ حق کے

بَشِيْرًا	وَّنَذِيْرًا ۙ	وَّلَا تُسْـَٔلُ	عَنْ اَصْحٰبِ	الْجَحِيْمِ ﴿119﴾
خوش خبری دینے والا	اور ڈرانے والا (بنا کر)	اور نہ آپ سے سوال کیا جائے گا	ساتھیوں کے بارے میں	جہنم کے

وَلَنْ	تَرْضٰى	عَنْكَ	الْيَهُوْدُ	وَلَا	النَّصٰرٰى	حَتّٰى	تَتَّبِعَ
اور ہرگز نہیں	راضی ہوں گے	آپ سے	یہود	اور نہ	نصاریٰ	یہاں تک کہ	آپ پیروی کریں

مِلَّتَهُمْ ؕ	قُلْ	اِنَّ	هُدَى	اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى ؕ	وَلَئِنِ
ان کے طریقے کی	کہہ دیجیے	بے شک	ہدایت	اللہ کی	وہی	ہدایت ہے	اور البتہ اگر

اتَّبَعْتَ	اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِيْ	جَآءَكَ	مِنَ الْعِلْمِ ۙ	مَا
پیروی کی آپ نے	ان کی خواہشات کی	بعد اس کے	جو	آ گیا آپ کے پاس	علم میں سے	نہیں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وقف منزل

لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِيٍّ	وَّلَا	نَصِيْرٍ ﴿120﴾	اَلَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ
آپ کے لیے	اللہ سے (بچانے والا)	کوئی حمایتی	اور نہ	کوئی مددگار	وہ لوگ جو	دی ہم نے انہیں

الْكِتٰبَ	يَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ	تِلَاوَتِهٖ ط	اُولٰٓئِكَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ ط
کتاب	وہ تلاوت کرتے ہیں اس کی	(جیسا) حق ہے	اس کی تلاوت کا	یہی لوگ ہیں	جو ایمان لاتے ہیں	اس پر

ع 14 9 14

وَمَنْ	يَّكْفُرْ	بِهٖ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿121﴾ ع	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اور جو کوئی	کفر کرے گا	اس کا	تو یہی لوگ ہیں	وہ	جو خسارہ پانے والے ہیں	اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوْا	نِعْمَتِيَ	الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَاَنِّيْ	فَضَّلْتُكُمْ
یاد کرو	میری نعمت کو	وہ جو	انعام کی میں نے	تم پر	اور بے شک میں	فضیلت دی تھی میں نے تمہیں

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿122﴾	وَاتَّقُوْا	يَوْمًا	لَّا تَجْزِيْ	نَفْسٌ	عَنْ نَّفْسٍ
تمام جہانوں پر	اور ڈرو	اس دن سے	نہیں کام آئے گا	کوئی نفس	کسی نفس کے

شَيْـًٔا	وَّلَا	يُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّلَا	تَنْفَعُهَا	شَفَاعَةٌ
کچھ بھی	اور نہ	قبول کیا جائے گا	اس سے	کوئی بدلہ	اور نہ	نفع دے گی اسے	کوئی سفارش

وَّلَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿123﴾	وَاِذِ	ابْتَلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	رَبُّهٗ	بِكَلِمٰتٍ
اور نہ	وہ	وہ مدد کیے جائیں گے	اور جب	آزمایا	ابراہیم کو	اس کے رب نے	چند کلمات سے

فَاَتَمَّهُنَّ ط	قَالَ	اِنِّيْ	جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ	اِمَامًا ط	قَالَ
تو اس نے پورا کر دیا انہیں	فرمایا	بے شک میں	بنانے والا ہوں تجھے	لوگوں کے لیے	امام	کہا

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ط	قَالَ	لَا يَنَالُ	عَهْدِي	الظّٰلِمِيْنَ ﴿124﴾	وَاِذْ
اور میری اولاد میں سے	فرمایا	نہیں پہنچے گا	عہد میرا	ظالموں کو	اور جب

جَعَلْنَا	الْبَيْتَ	مَثَابَةً	لِّلنَّاسِ	وَاَمْنًا ط	وَاتَّخِذُوْا
بنایا ہم نے	بیت اللہ کو	لوٹنے کی جگہ/مرکز	لوگوں کے لیے	اور امن کی جگہ	اور بنا لو

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّى ؕ	وَعَهِدْنَآ	اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ
مقامِ ابراہیم کو	جائے نماز	اور عہد لیا ہم نے	ابراہیم سے	اور اسماعیل سے

اَنْ	طَهِّرَا	بَيْتِىَ	لِلطَّآئِفِيْنَ	وَالْعٰكِفِيْنَ	وَالرُّكَّعِ
کہ	تم دونوں پاک کرو	میرے گھر کو	واسطے طواف کرنے والوں کے	اور اعتکاف کرنے والوں	اور رکوع کرنے والوں

السُّجُوْدِ (125)	وَاِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ	هٰذَا	بَلَدًا
سجدہ کرنے والوں کے	اور جب	کہا	ابراہیم نے	اے میرے رب	بنا دے	اسے	شہر

اٰمِنًا	وَّارْزُقْ	اَهْلَهٗ	مِنَ الثَّمَرٰتِ	مَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ
امن والا	اور رزق دے	اس کے رہنے والوں کو	پھلوں میں سے	جو کوئی	ایمان لائے	ان میں سے

بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ	قَالَ	وَمَنْ	كَفَرَ	فَاُمَتِّعُهٗ	قَلِيْلًا
اللہ پر	اور آخری دن پر	فرمایا	اور جس نے	کفر کیا	تو میں فائدہ دوں گا اسے	تھوڑا سا

ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗٓ	اِلٰى	عَذَابِ	النَّارِ ؕ	وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ (126)
پھر	میں مجبور کر دوں گا اسے	طرف	عذاب	آگ کے	اور کتنی بری ہے	لوٹنے کی جگہ

وَاِذْ	يَرْفَعُ	اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ الْبَيْتِ	وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ	رَبَّنَا
اور جب	بلند کر رہے تھے	ابراہیم	بنیادیں	بیت اللہ کی	اور اسماعیل	اے ہمارے رب

تَقَبَّلْ	مِنَّا ؕ	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ (127)	رَبَّنَا
تو قبول فرما	ہم سے	بے شک تو	تو ہی ہے	خوب سننے والا	خوب جاننے والا	اے ہمارے رب

وَاجْعَلْنَا	مُسْلِمَيْنِ	لَكَ	وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ	اُمَّةً	مُّسْلِمَةً
اور بنا ہمیں	فرماں بردار	اپنے لیے	اور ہماری اولاد میں سے	ایک امت	فرماں بردار

لَّكَ ۖ	وَاَرِنَا	مَنَاسِكَنَا	وَتُبْ	عَلَيْنَا ۚ	اِنَّكَ	اَنْتَ
اپنے لیے	اور دکھا ہمیں	ہماری عبادت کے طریقے	اور مہربان ہو	ہم پر	بے شک تو	تو ہی ہے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

التَّوَّابُ	الرَّحِيۡمُ (128)	رَبَّنَا	وَابۡعَثۡ	فِيۡهِمۡ	رَسُوۡلًا
بہت توبہ قبول کرنے والا	نہایت رحم کرنے والا	اے ہمارے رب	اور مبعوث فرما	ان میں	ایک رسول کو

مِّنۡهُمۡ	يَتۡلُوۡا	عَلَيۡهِمۡ	اٰيٰتِكَ	وَيُعَلِّمُهُمُ	الۡكِتٰبَ
ان ہی میں سے	وہ تلاوت کرے	ان پر	آیات تیری	اور وہ تعلیم دے انہیں	کتاب

ع 15 8 15

وَالۡحِكۡمَةَ	وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ	اِنَّكَ	اَنۡتَ	الۡعَزِيۡزُ	الۡحَكِيۡمُ (129) ع
اور حکمت کی	اور وہ تزکیہ کرے ان کا	بے شک تو	تو ہی ہے	بہت زبردست	خوب حکمت والا

وَمَنۡ	يَّرۡغَبُ	عَنۡ مِّلَّةِ	اِبۡرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنۡ	سَفِهَ
اور کون ہے	جو منہ موڑے	طریقے سے	ابراہیم کے	مگر	وہ جس نے	بے وقوف بنایا

نَفۡسَهٗ ؕ	وَلَقَدِ	اصۡطَفَيۡنٰهُ	فِى الدُّنۡيَا ۚ	وَاِنَّهٗ	فِى الۡاٰخِرَةِ
اپنے نفس کو	اور البتہ تحقیق	چن لیا تھا ہم نے اسے	دنیا میں	اور بے شک وہ	آخرت میں

لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ (130)	اِذۡ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗۤ	اَسۡلِمۡ ۙ	قَالَ
البتہ صالح لوگوں میں سے ہے	جب	کہا	اس کو	اس کے رب نے	فرماں بردار ہو جا	اس نے کہا

اَسۡلَمۡتُ	لِرَبِّ	الۡعٰلَمِيۡنَ (131)	وَوَصّٰى	بِهَاۤ	اِبۡرٰهٖمُ	بَنِيۡهِ
میں فرماں بردار ہو گیا	رب کے لیے	تمام جہانوں کے	اور وصیت کی	اس کی	ابراہیم نے	اپنے بیٹوں کو

وَيَعۡقُوۡبُ ؕ	يٰبَنِىَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصۡطَفٰى	لَـكُمُ	الدِّيۡنَ
اور یعقوب نے	اے میرے بیٹو	بے شک	اللہ نے	چن لیا	تمہارے لیے	دین کو

فَلَا تَمُوۡتُنَّ	اِلَّا	وَاَنۡتُمۡ	مُّسۡلِمُوۡنَ ؕ (132)	اَمۡ	كُنۡتُمۡ	شُهَدَآءَ
پس تم ہرگز نہ مرنا	مگر	اس حال میں کہ تم	مسلمان ہو	کیا	تھے تم	موجود

اِذۡ	حَضَرَ	يَعۡقُوۡبَ	الۡمَوۡتُ ۙ	اِذۡ	قَالَ	لِبَنِيۡهِ	مَا	تَعۡبُدُوۡنَ
جب	آئی	یعقوب کو	موت	جب	اس نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کرو گے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مِنۢ بَعۡدِیۡ ط	قَالُوۡا	نَعۡبُدُ	اِلٰـهَكَ	وَاِلٰـهَ	اٰبَآئِكَ	اِبۡرٰهٖمَ
میرے بعد	انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	تیرے الٰہ کی	اور الٰہ کی	تیرے آباؤ اجداد کے	ابراہیم

وَاِسۡمٰعِيۡلَ	وَاِسۡحٰقَ	اِلٰـهًا	وَّاحِدًا ۚ	وَّنَحۡنُ	لَهٗ	مُسۡلِمُوۡنَ (133)
اور اسماعیل	اور اسحاق کے	الٰہ کی	ایک ہی کی	اور ہم	اسی کے لیے	فرماں بردار ہیں

تِلۡكَ	اُمَّةٌ	قَدۡ	خَلَتۡ ج	لَهَا	مَا	كَسَبَتۡ	وَلَكُمۡ
یہ	ایک امت تھی	تحقیق	وہ گزر گئی	اس کے لیے ہے	جو	اس نے کمایا	اور تمہارے لیے ہے

مَّا	كَسَبۡتُمۡ ج	وَلَا	تُسۡـئَلُوۡنَ	عَمَّا	كَانُوۡا	يَعۡمَلُوۡنَ (134)
جو	کمایا تم نے	اور نہ	تم سوال کیے جاؤ گے	اس کے بارے میں جو	تھے وہ	وہ عمل کرتے

وَقَالُوۡا	كُوۡنُوۡا	هُوۡدًا	اَوۡ	نَصٰرٰى	تَهۡتَدُوۡا ط	قُلۡ	بَلۡ
اور انہوں نے کہا	ہو جاؤ	یہودی	یا	نصرانی	تم ہدایت پالو گے	کہہ دیجیے	بلکہ

مِلَّةَ	اِبۡرٰهٖمَ	حَنِيۡفًا ط	وَمَا	كَانَ	مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ (135)
ملّت	ابراہیم کی	جو یکسو تھا	اور نہیں	تھا وہ	مشرکین میں سے

قُوۡلُوۡۤا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنۡزِلَ	اِلَيۡنَا	وَمَآ	اُنۡزِلَ
کہو تم	ایمان لائے ہم	اللہ پر	اور (اس پر) جو	نازل کیا گیا	طرف ہمارے	اور جو	نازل کیا گیا

اِلٰٓى	اِبۡرٰهٖمَ	وَاِسۡمٰعِيۡلَ	وَاِسۡحٰقَ	وَيَعۡقُوۡبَ	وَالۡاَسۡبَاطِ
طرف	ابراہیم کے	اور اسماعیل	اور اسحاق	اور یعقوب	اور اولاد یعقوب کے

وَمَآ	اُوۡتِىَ	مُوۡسٰى	وَعِيۡسٰى	وَمَآ	اُوۡتِىَ	النَّبِيُّوۡنَ	مِنۡ رَّبِّهِمۡ ج
اور جو	دیے گئے	موسیٰ	اور عیسیٰ	اور جو	دیے گئے	تمام انبیاء	اپنے رب کی طرف سے

لَا نُفَرِّقُ	بَيۡنَ	اَحَدٍ	مِّنۡهُمۡ ۖ	وَنَحۡنُ	لَهٗ	مُسۡلِمُوۡنَ (136)
نہیں ہم فرق کرتے	درمیان	کسی ایک کے	ان میں سے	اور ہم	اسی کے لیے	فرماں بردار ہیں

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَاِنْ	اٰمَنُوْا	بِمِثْلِ مَآ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	فَقَدِ	اهْتَدَوْا ج	وَاِنْ
پھر اگر	وہ ایمان لے آئیں	جس طرح	ایمان لائے تم	ساتھ اس کے	پس تحقیق	وہ ہدایت پا گئے	اور اگر

تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	هُمْ	فِيْ شِقَاقٍ ج	فَسَيَكْفِيْكَهُمُ	اللّٰهُ ج	وَهُوَ
وہ منہ پھیر لیں	تو بے شک	وہ	اختلاف میں ہیں	پس عنقریب کافی ہوگا آپ کو ان سے	اللہ	اور وہ

السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ (137) ط	صِبْغَةَ	اللّٰهِ ج	وَمَنْ	اَحْسَنُ	مِنَ اللّٰهِ
خوب سننے والا ہے	خوب جاننے والا ہے	رنگ	اللہ کا	اور کون	زیادہ اچھا ہے	اللہ سے

صِبْغَةً ز	وَّنَحْنُ	لَهٗ	عٰبِدُوْنَ (138)	قُلْ	اَتُحَآجُّوْنَنَا
رنگ میں	اور ہم	اسی کی	عبادت کرنے والے ہیں	کہہ دیجیے	کیا تم جھگڑا کرتے ہو ہم سے

فِي اللّٰهِ	وَهُوَ	رَبُّنَا	وَرَبُّكُمْ ج	وَلَنَآ	اَعْمَالُنَا	وَلَكُمْ
اللہ کے بارے میں	حالانکہ وہ	رب ہے ہمارا	اور رب ہے تمہارا	اور ہمارے لیے ہیں	اعمال ہمارے	اور تمہارے لیے ہیں

اَعْمَالُكُمْ ج	وَنَحْنُ	لَهٗ	مُخْلِصُوْنَ (139) لا	اَمْ	تَقُوْلُوْنَ
اعمال تمہارے	اور ہم	اسی کے لیے	مخلص ہیں	یا	تم کہتے ہو

اِنَّ	اِبْرٰهٖمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَيَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطَ
بے شک	ابراہیم	اور اسماعیل	اور اسحاق	اور یعقوب	اور اولاد یعقوب

كَانُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى ط	قُلْ	ءَاَنْتُمْ	اَعْلَمُ	اَمِ	اللّٰهُ ط
تھے وہ	یہودی	یا	نصرانی	کہہ دیجیے	کیا تم	زیادہ جانتے ہو	یا	اللہ

وَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهٗ	مِنَ اللّٰهِ ط
اور کون	بڑا ظالم ہے	اس سے جو	چھپائے	گواہی کو	جو پاس ہے اس کے	اللہ کی طرف سے

وَمَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ (140)	تِلْكَ	اُمَّةٌ
اور نہیں	اللہ	غافل	اس سے جو	تم عمل کرتے ہو	یہ	ایک امت تھی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَدْ	خَلَتْ ج	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ لَكُمْ	مَّا	كَسَبْتُمْ ج
تحقیق	وہ گزر گئی	اس کے لیے ہے	جو	اس نے کمایا	اور تمہارے لیے ہے	جو	کمایا تم نے

16 ع 12 16

وَلَا	تُسْئَلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ (141) ع
اور نہ	تم سوال کیے جاؤ گے	اس کے بارے میں جو	تھے وہ	وہ عمل کرتے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ البقرۃ (۲)

آیت نمبر (142)

﴿ سَیَقُوۡلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمۡ عَنۡ قِبۡلَتِهِمُ الَّتِیۡ کَانُوۡا عَلَیۡهَا ؕ قُلۡ لِّلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَ الۡمَغۡرِبُ ؕ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۱۴۲﴾ ﴾

ترکیب

سَیَقُوۡلُ کا فاعل السُّفَهَآءُ ہے اور مِنَ النَّاسِ اس کی وضاحت ہے۔ مَا استفہامیہ ہے اور مبتداء ہے، جب کہ جملہ فعلیہ وَلّٰىهُمۡ اس کی خبر ہے۔ عَنۡ قِبۡلَتِهِمُ متعلق خبر ہے اور یہ پورا فقرہ موصوف ہے جب کہ اَلَّتِیۡ کَانُوۡا عَلَیۡهَا اس کی صفت ہے۔ اَلۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ مبتداء موخر ہیں ان کی خبر محذوف ہے اور لِلّٰهِ قائم مقام خبر مقدم ہے۔ یَهۡدِیۡ کا فاعل اس میں شامل هُوَ کی ضمیر ہے جو اللہ کے لئے ہے اور مَنۡ اس کا مفعول ہے یَشَاءُ کا فاعل بھی هُوَ کی ضمیر ہے جو اللہ کے لئے ہے۔

ترجمہ

سَیَقُوۡلُ	السُّفَهَآءُ	مِنَ النَّاسِ	مَا	وَلّٰىهُمۡ	عَنۡ قِبۡلَتِهِمُ الَّتِیۡ
کہیں گے	بیوقوف لوگ	لوگوں میں سے	کس چیز نے	پھیرا ان کو	ان کے اُس قبلے سے

کَانُوۡا	عَلَیۡهَا ؕ	قُلۡ	لِلّٰهِ	الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ؕ	یَهۡدِیۡ
وہ لوگ تھے	جس پر	آپ کہئے	اللہ ہی کے لئے ہے	مشرق اور مغرب	وہ ہدایت دیتا ہے

مَنۡ	یَّشَآءُ	اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ
اس کو جس کو	وہ چاہتا ہے	ایک سیدھے راستے کی طرف

آیت نمبر (143)

﴿ وَ کَذٰلِکَ جَعَلۡنٰکُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَیۡکُمۡ شَهِیۡدًا ؕ وَ مَا جَعَلۡنَا الۡقِبۡلَةَ الَّتِیۡ کُنۡتَ عَلَیۡهَاۤ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ مِمَّنۡ یَّنۡقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیۡهِ ؕ وَ اِنۡ کَانَتۡ لَکَبِیۡرَةً اِلَّا عَلَی الَّذِیۡنَ هَدَی اللّٰهُ ؕ وَ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُضِیۡعَ اِیۡمَانَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴۳﴾ ﴾

و س ط

(ض) وَسَطًا کسی کے درمیان میں بیٹھنا۔ درمیان میں ہونا۔ ﴿ فَوَسَطۡنَ بِهٖ جَمۡعًا ﴿۵﴾ ﴾ (100/العدیت:5)

"پھر وہ سب یعنی گھوڑوں کے رسالے اس کے درمیان میں بیٹھے یعنی گھس گئے جم کر۔"

(ک) وَسَاطَۃً — شریف ہونا۔ افضل ہونا۔

اَوْسَطُ — مؤنث وُسْطٰی۔ افعل التفضیل ہے۔ زیادہ درمیان یعنی ٹھیک یا بالکل درمیان۔﴿ فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ ﴾(5/ المائدہ:89) ''تو اس کا کفارہ ہے کھانا کھلانا دس مسکینوں کو، اس کے اوسط سے جو تم لوگ کھلاتے ہو اپنے گھر والوں کو۔'' ﴿ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ﴾(2/ البقرہ:238) ''تم لوگ نگہبان رہو نمازوں پر اور درمیانی نماز پر۔''

320

وَسَطٌ — معتدل۔ متوازن (یعنی افراط و تفریط سے پاک)۔ آیت زیرِ مطالعہ۔ یہ مذکر مؤنث، واحد جمع، سب کے لئے آتا ہے۔

ع	ق	ب

(ض۔ ن) عَقْبًا — پیر کا پچھلا حصہ مارنا یعنی ایڑی مارنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے (۱) پیچھے آنا۔ (۲) جانشین ہونا۔ (۳) ایک چیز جانے کے بعد اس کا دوسرا رُخ سامنے آنا۔ جیسے رات کے بعد صبح کا آنا یعنی نتیجہ ظاہر ہونا۔ بدلہ سامنے آنا۔

عُقْبٰی — افعل التفضیل کے مؤنث فُعْلٰی کا وزن ہے۔ زیادہ یا سب سے پیچھے یعنی آخر میں ظاہر ہونے والا نتیجہ یا بدلہ۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ زیادہ تر دو معانی میں آتا ہے۔ (۱) آخری۔ (۲) بدلہ۔﴿ وَّ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ ﴾(13/ الرعد:22) ''اور وہ لوگ دفع کرتے ہیں بھلائی سے برائی کو۔ ان لوگوں کے لئے ہے آخری گھر۔'' ﴿ تِلْکَ عُقْبَی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّ عُقْبَی الْکٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴾(13/ الرعد:35) ''یہ بدلہ ہے ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور کافروں کا بدلہ ہے آگ۔''

عَقِبٌ — ج اَعْقَابٌ۔ اسم ذات ہے۔ کسی چیز کا پچھلا حصہ۔ (۱) ایڑی۔ (۲) بیٹے۔ پوتے وغیرہ۔﴿ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْہِ ﴾(8/ الانفال:48) ''پھر جب آمنے سامنے ہوئیں دونوں فوجیں تو وہ پسپا ہوا اپنی دونوں ایڑیوں پر۔'' ﴿ وَ جَعَلَھَا کَلِمَۃًۢ بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴾(43/ الزخرف:28) ''اور اس نے بنایا اس کو ایک باقی رہنے والا فرمان اپنی اولاد میں، شائد وہ لوگ رجوع کریں۔'' ﴿ یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ ﴾(3/ آل عمران:149) ''تو وہ پھیر دیں گے تم لوگوں کو تمہاری ایڑیوں پر۔''

عُقْبٌ — اسم ذات ہے۔ نتیجہ۔ انجام۔﴿ ھُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ عُقْبًا ﴾(18/ الکہف:44) ''وہ بہتر ہے بطور بدلے کے اور بہتر ہے بطور انجام کے۔''

عَاقِبَۃٌ — اسم ذات ہے۔ بدلہ (خواہ اچھا ہو یا برا)﴿ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ ﴾ (3/ آل عمران: 137) ''پس تم لوگ دیکھو کیسا تھا جھٹلانے والوں کا بدلہ۔'' ﴿ اِنَّ الْعَاقِبَۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴾(11/ ھود:49) ''بے شک بدلہ ہے تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے۔'' ﴿ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ﴾(22/ الحج:41) ''اور اللہ کی ہی ہے یعنی ملکیت ہے تمام کاموں کا بدلہ۔''

عَقَبَۃٌ — دشوار گزار گھاٹی۔﴿ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃَ ﴾(90/ البلد:11) ''تو اس نے عبور نہیں کیا گھاٹی کو۔''

(افعال) اِعْقَابًا — کسی چیز کے بدلے میں کچھ دینا۔ بدلہ دینا۔﴿ فَاَعْقَبَھُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ ﴾(9/ التوبۃ:77) ''تو اس نے بدلے میں دیا ان کو ایک نفاق ان کے دلوں میں۔''

(تفعیل) **تَعۡقِیۡبًا** پیچھے ہونا۔ پیچھے ڈالنا۔ ﴿ وَّلّٰی مُدۡبِرًا وَّ لَمۡ یُعَقِّبۡ ؕ﴾ (27/النمل:10) ''وہ چل دیا پیٹھ پھیرتے ہوئے اور پیچھے ہوا ہی نہیں یعنی مڑ کر نہ دیکھا۔''

مُعَقِّبٌ اسم الفاعل ہے۔ پیچھے ہونے والا۔ پیچھے ڈالنے والا۔ ﴿ وَاللّٰہُ یَحۡکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکۡمِہٖ ؕ﴾ (13/الرعد:41) ''اور اللہ حکم کرتا ہے، کوئی پیچھے ڈالنے والا نہیں ہے اس کے حکم کو۔'' ﴿ لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَمِنۡ خَلۡفِہٖ ﴾ (13/الرعد:11) ''اس کے ہیں یعنی اس کی ملکیت ہیں پیچھے رہنے والے یعنی پہرے دار، اس کے یعنی انسان کے آگے سے اور اس کے پیچھے سے۔''

(مفاعلہ) **مُعَاقَبَۃً** ایک دوسرے کے پیچھے پڑنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) کسی کے ساتھ زیادتی کرنا۔ (۲) کسی زیادتی کا بدلہ دینا۔ (۳) کسی زیادتی پر گرفت کرنا۔ سزا دینا۔ ﴿ وَ اِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِہٖ ؕ﴾ (16/النحل:126) ''اور اگر تم لوگ بدلہ لو، تو بدلہ لو اس کے جیسا، تمہارے ساتھ زیادتی کی گئی جتنی۔'' ﴿ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾﴾ (2/البقرہ:196) ''اور تم لوگ جان لو کہ اللہ سزا دینے کا سخت ہے۔''

عَاقِبۡ فعل امر ہے۔ تو بدلہ دے۔ سزا دے۔ اور آیت نمبر (16/النحل:126) دیکھیں۔

ض ی ع

(ض) **ضِیَاعًا** کسی چیز کا تلف ہونا۔ بیکار ہونا۔

(افعال) **اِضَاعَۃً** کسی چیز کو تلف کرنا۔ ضائع کرنا۔ ﴿ اَنِّیۡ لَاۤ اُضِیۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡکُمۡ ﴾ (3/آل عمران:195) ''کہ میں ضائع نہیں کرتا کسی عمل کرنے والے کے عمل کو، تم میں سے۔''

ر ء ف

(ف) **رَاۡفَۃً** نرم دل ہونا۔ شفیق ہونا۔

رَءُوۡفٌ فُعُوۡلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ بہت نرمی کرنے والا۔ بہت شفقت کرنے والا۔ ﴿ وَاللّٰہُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾﴾ (2/البقرہ:207) ''اور اللہ بہت نرمی کرنے والا ہے بندوں سے۔''

رَاۡفَۃٌ اسم ذات بھی ہے۔ نرمی۔ شفقت۔ ﴿ وَ جَعَلۡنَا فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡہُ رَاۡفَۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ﴾ (57/الحدید:27) ''اور ہم نے بنایا یعنی رکھا اُن کے دلوں میں جنہوں نے پیروی کی انؑ کی، نرمی اور رحمت۔''

ترکیب

کَذٰلِکَ میں اشارہ گذشتہ آیت کے مَنۡ یَّشَآءُ کی طرف ہے۔ جَعَلۡنَا کا مفعول اوّل کُمۡ کی ضمیر ہے، جب کہ مرکب توصیفی اُمَّۃً وَّ سَطًا مفعول ثانی ہے۔ لِتَکُوۡنُوۡا پر لام کَیۡ داخل ہوا ہے اس لئے تَکُوۡنُوۡنَ کا نون اعرابی گرا ہوا ہے۔ اس کا اسم اس میں شامل اَنۡتُمۡ کی ضمیر ہے، شُھَدَآءَ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور عَلَی النَّاسِ متعلق خبر ہے۔ یَکُوۡنَ کی نصب لام کَیۡ کی وجہ سے ہے جو لِتَکُوۡنُوۡا پر آچکا ہے اور اس کا اسم اَلرَّسُوۡلُ ہے، جس پر لام تعریف داخل ہوا ہے، شَھِیۡدًا اس کی خبر ہے اور عَلَیۡکُمۡ متعلق خبر ہے۔ وَمَا جَعَلۡنَا کا مفعول اوّل اَلۡقِبۡلَۃَ ہے جس پر لام تعریف داخل ہوا ہے جب کہ مفعول ثانی محذوف ہے۔ اَلَّتِیۡ کُنۡتَ عَلَیۡھَا کا پورا فقرہ اَلۡقِبۡلَۃَ کی صفت ہے۔

مَا جَعَلۡنَا کا مفعول ثانی عَلَيۡهَا کے بعد آنا تھا جسے محذوف کیا گیا ہے اور یہ قِبۡلَةً ہوسکتا ہے۔ اَلَّتِیۡ کے ساتھ كُنۡتَ کا اسم اس میں شامل اَنۡتَ کی ضمیر ہے، اس کی خبر محذوف ہے جو کہ قَآئِمًا ہوسکتی ہے۔ عَقِبَيۡهِ دراصل عَقِبٌ کا تثنیہ عَقِبَانِ تھا۔ اس پر عَلٰی داخل ہوا تو حالت جر میں یہ عَقِبَيۡنِ ہوگیا پھر مضاف ہونے کی وجہ سے اس کا نون اعرابی گر گیا۔ جبکہ ہٖ کی ضمیر اس کا مضاف الیہ ہے۔ ان دراصل اِنَّ ہے۔ كَانَتۡ کی ضمیر اب هِیَ کے بجائے هَا ہوگی، اِنَّ کا اسم ہے اور یہ اَلتَّحۡوِيۡلَةَ (تحویل) کے لئے ہے۔ جب کہ لَكَبِيۡرَةً كَانَتۡ کی خبر ہے۔ مَا كَانَ اللّٰهُ میں آفاقی صداقت کا بیان ہے۔ اس لئے كَانَ کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

ترجمہ

وَكَذٰلِكَ	جَعَلۡنٰكُمۡ	اُمَّةً وَّسَطًا	لِّتَكُوۡنُوۡا	شُهَدَآءَ
اور اس طرح	ہم نے بنایا تم لوگوں کو	ایک معتدل امت	تا کہ تم لوگ ہوجاؤ	گواہ

عَلَى النَّاسِ	وَيَكُوۡنَ	الرَّسُوۡلُ	عَلَيۡكُمۡ	شَهِيۡدًا ؕ	وَمَا جَعَلۡنَا
لوگوں پر	اور تا کہ ہوجائیں	یہ رسولؐ	تم لوگوں پر	گواہ	اور ہم نے نہیں بنایا

الۡقِبۡلَةَ	الَّتِىۡ كُنۡتَ عَلَيۡهَآ	اِلَّا	لِنَعۡلَمَ	مَنۡ
اُس قبلہ کو	جس پر آپؐ تھے	سوائے اس کے	تا کہ ہم جان لیں کہ	کون

يَّتَّبِعُ	الرَّسُوۡلَ	مِمَّنۡ	يَّنۡقَلِبُ	عَلٰى عَقِبَيۡهِ ؕ
پیروی کرتا ہے	ان رسولؐ کی	اس میں سے جو	پلٹ جاتا ہے	اپنی دونوں ایڑیوں پر

وَاِنۡ	كَانَتۡ	لَكَبِيۡرَةً	اِلَّا عَلَى الَّذِيۡنَ	هَدَى	اللّٰهُ ؕ
اور یقیناً	وہ تھی	بھاری	سوائے ان لوگوں کے جنہیں	ہدایت دی	اللہ نے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ	لِيُضِيۡعَ	اِيۡمَانَكُمۡ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ
اور اللہ نہیں ہے	کہ وہ ضائع کرے	تم لوگوں کے ایمان کو	یقیناً اللہ

بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ	رَّحِيۡمٌ
لوگوں کے حق میں بے انتہا نرمی کرنے والا ہے	ہر حال میں رحم کرنے والا ہے

نوٹ۔1

ترکیب میں آپ کو بتایا گیا ہے کہ اِنۡ كَانَتۡ کے ساتھ جو اِنۡ ہے یہ دراصل اِنَّ ہے۔ اس کو اِنۡ مُخَفَّفَه کہتے ہیں اور اس کو پہچاننے کی کوئی علامت نہیں ہے۔ اس کو جملہ کے مفہوم سے پہچانا جاتا ہے۔ اب اسی آیت میں اگر اس کو اِنۡ شرطیہ مان کر ترجمہ کریں تو جملہ بے معنی ہوجاتا ہے۔ اور اگر اِنۡ نافیہ مان کر ترجمہ کریں تو معنی اُلٹ جاتے ہیں جو کہ خلاف واقع ہے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ یہ اِنۡ مُخَفَّفَه ہے۔

نوٹ۔2

كَانَ نافیہ (مَا كَانَ) کے بعد مضارع پر اگر لام کَیۡ آئے تو اس وقت لام کَیۡ ''تا کہ'' کے بجائے ''کہ'' کے معنی دیتا ہے۔

320

نوٹ-3

وحی کی ایک قسم وہ ہے جسے قرآن مجید میں لکھ دیا گیا۔اسے وحی متلو یعنی تلاوت کی ہوئی وحی کہتے ہیں۔وحی کی دوسری قسم وہ ہے جسے قرآن مجید میں نہیں لکھا گیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے قول وعمل اسی وحی کی بناء پر تھے۔اسے وحی غیر متلو کہتے ہیں اور اس کا ثبوت ہمیں قرآن مجید سے بھی ملتا ہے۔آیت زیر مطالعہ ایسے ہی مقامات میں سے ایک ہے۔

مدینہ میں تقریباً سولہ مہینے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھائی۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس کو قبلہ ہم نے بنایا تھا،لیکن قرآن مجید میں یہ حکم درج نہیں ہے۔اس سے معلوم ہو گیا کہ آپ کا یہ عمل وحی غیر متلو کے تحت تھا۔

آیت نمبر(144)

﴿قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ حَیۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۴﴾﴾

ش ط ر

(ن) شَطۡرًا کسی چیز کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرنا۔

شَطۡرٌ کسی چیز کا نصف یا وسط۔پھر کسی چیز کے رُخ یا سمت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔آیت زیر مطالعہ۔

ح ی ث

(x) x اس مادہ سے فعل استعمال ہوتا۔

حَیۡثُ یہ ظرف مکان ہے اور ضمہ پر مبنی ہے۔جہاں۔کہاں(یہ زیادہ تر مکانِ مبہم کے لئے آتا ہے اس لئے اس کے بعد کسی جملہ یا فقرہ سے اس کی وضاحت کی جاتی ہے)۔آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

نَرٰی کا فاعل اس میں شامل نَحۡنُ کی ضمیر ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔لفظ تَقَلُّبُ میں حرف لام کی ضمہ بتا رہی ہے کہ یہ باب تفعل کے ماضی کا صیغہ نہیں ہے بلکہ اس کا مصدر ہے۔مضاف ہونے کی وجہ سے تنوین سے خالی ہے۔وَجۡهِ اس کا مضاف الیہ بھی ہے اور آگے ضمیر كَ کا مضاف بھی ہے۔یہ پورا مرکب اضافی نَرٰی کا مفعول ہے اس لئے اس کے مضاف تَقَلُّبَ پر نصب آئی ہے۔جب کہ فِی السَّمَآءِ متعلق فعل ہے۔

لَنُوَلِّیَنَّ دراصل باب تفعیل میں وَلّٰی یُوَلِّیۡ کا نون ثقیلہ کے ساتھ مضارع ہے اور جمع متکلم کا صیغہ ہے۔اس میں شامل نَحۡنُ کی ضمیر اس کا فاعل ہے،جو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔اس کے ساتھ ضمیر كَ اس کا مفعول اوّل ہے جب کہ قِبۡلَةً مفعول ثانی ہے اور نکرہ موصوفہ ہے،تَرۡضٰىهَا اس کی صفت ہے۔

فَوَلِّ واحد مذکر مخاطب کے صیغے میں فعل امر ہے۔اس کا فاعل اس میں شامل اَنۡتَ کی ضمیر ہے۔مرکب اضافی وَجۡهَكَ اس کا مفعول اوّل ہے اس لئے وَجۡهَ پر نصب آئی ہے۔مرکب اضافی شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ مفعول ثانی اس لئے شَطۡرَ نصب میں ہے،جب کہ الۡحَرَامِ،الۡمَسۡجِدِ کی صفت ہے۔فَوَلُّوۡا جمع مذکر مخاطب کے صیغے میں فعل امر

ہے۔اس کا فاعل اس میں شامل اَنۡتُمۡ کی ضمیر ہے۔ وُجُوۡھَکُمۡ مفعول اوّل اور شَطۡرَہٗ مفعول ثانی ہے۔اس میں ہٗ کی ضمیر مسجدِ 320 حرام کے لئے ہے۔ یہ جملہ فعلیہ حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ کی خبر ہے۔

اَنَّہُ الۡحَقُّ میں ہُ کی ضمیر اَنَّ کا اسم ہے اور الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ کے لئے ہے۔ الۡحَقُّ خبر معرف باللّام ہے اور ضمیر فاصل ھُوَ کے بغیر ہے۔ پورا جملہ اس طرح ہوتا۔ اَنَّہٗ ھُوَ الۡحَقُّ ۔

ترجمہ

قَدۡ نَرٰی	تَقَلُّبَ وَجۡھِكَ	فِی السَّمَآءِ ۚ	فَلَنُوَلِّیَنَّكَ
ہم نے دیکھا ہے	آپؐ کے چہرے کا پلٹنا	آسمان میں	تو ہم لازماً پھیر دیں گے آپؐ کو

قِبۡلَةً	تَرۡضٰىهَا ۪	فَوَلِّ	وَجۡھَكَ
اس قبلہ کی طرف	آپؐ راضی ہوں جس سے	پس آپؐ پھیریں	اپنے چہرے کو

شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ	وَحَیۡثُ مَا	كُنۡتُمۡ	فَوَلُّوۡا	وُجُوۡهَكُمۡ
مسجد حرام کی طرف	اور جہاں کہیں بھی	تم لوگ ہو	تو تم لوگ پھیرو	اپنے چہروں کو

شَطۡرَهٗ ؕ	وَاِنَّ الَّذِیۡنَ	اُوۡتُوا	الۡكِتٰبَ	لَیَعۡلَمُوۡنَ
اس کی طرف	اور بیشک وہ لوگ جن کو	دی گئی	کتاب	یقیناً جانتے ہیں

اَنَّهُ	الۡحَقُّ	مِنۡ رَّبِّهِمۡ ؕ	وَمَا اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	یَعۡمَلُوۡنَ
کہ وہ	ہی حق ہے	ان کے رب سے	اور اللہ	غافل نہیں ہے	اس سے جو	یہ لوگ کرتے ہیں

نوٹ۔1

اہل کتاب کے علماء پر یہ حقیقت پوری طرح واضح تھی کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ تعمیر کیا تھا اور یہ بنو اسمٰعیل اور بنو اسرائیل، دونوں کا قبلہ تھا۔ پھر تیرہ سو سال بعد حضرت سلیمان نے بیت المقدس تعمیر کرایا تو وہ یہودیوں کا قبلہ قرار پایا۔ لیکن اپنی کتابوں میں وہ لکھا ہوا پاتے تھے کہ ''اس نبی'' یعنی آخری نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قبلہ خانہ کعبہ ہوگا۔

ابو العالیہؒ کا ایک یہودی سے مناظرہ ہوگیا۔ یہودی نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ ابو العالیہؒ نے کہا نہیں، حضرت موسیٰ بیت المقدس کے پاس نماز پڑھتے تھے لیکن آپؑ کا رخ بیت اللہ کی طرف ہی ہوتا تھا (واضح رہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں بیت المقدس تعمیر نہیں ہوا تھا) یہودی نے انکار کیا تو ابو العالیہؒ نے کہا اس جھگڑے کا فیصلہ حضرت صالح کی مسجد کرے گی۔ جو بیت المقدس کے نیچے ایک پہاڑ پر تھی۔ دیکھا گیا تو اس کا قبلہ بیت اللہ کی طرف تھا۔ (معارف القرآن، ج1۔ص375)

آیت نمبر(145)

﴿ وَلَىِٕنۡ اَتَیۡتَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوۡا قِبۡلَتَكَ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَهُمۡ ۚ وَمَا بَعۡضُهُمۡ بِتَابِعٍ قِبۡلَةَ بَعۡضٍ ؕ وَلَىِٕنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۘ﴿۱۴۵﴾ ﴾

ترکیب

لَئِنْ کااِنْ شرطیہ ہے۔اَتَیْتَ سے اٰیَةٍ تک شرط ہے جب کہ مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ جواب شرط ہے۔مَا تَبِعُوْا ماضی کا صیغہ ہے۔لیکن جواب شرط ہونے کی وجہ سے اس کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔وَمَا اَنْتَ میں مَا کا اسم اَنْتَ ہےاوراسم الفاعل بِتَابِعٍ اس کی خبر بھی ہے اور فاعل کا بھی کام کر رہا ہے۔ اس لئے متعلق خبر قِبْلَتَهُمْ کے مضاف قِبْلَةَ پر نصب آئی ہے۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ میں بھی اِنْ شرطیہ ہے۔اِتَّبَعْتَ سے مِنَ الْعِلْمِ تک شرط ہےاوراِنَّكَ سے آخیر تک جواب شرط ہے۔

ترجمہ

وَلَئِنْ	اَتَيْتَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	بِكُلِّ اٰيَةٍ
اور اگر	آپؐ لے آئیں	ان کے پاس جن کو	دی گئی	کتاب	تمام نشانیاں (ہر نشانی)

مَّا تَبِعُوْا	قِبْلَتَكَ ج	وَمَآ اَنْتَ	بِتَابِعٍ
تو بھی وہ لوگ پیروی نہیں کریں گے	آپؐ کے قبلے کی	اور آپؐ	پیروی کرنے والے نہیں ہیں

قِبْلَتَهُمْ ج	وَمَا بَعْضُهُمْ	بِتَابِعٍ	قِبْلَةَ بَعْضٍ ط
ان کے قبلے کی	اور ان کے کچھ لوگ	پیروی کرنے والے نہیں ہیں	(اپنے) کچھ لوگوں کے قبلے کی

وَلَئِنِ	اتَّبَعْتَ	اَهْوَآءَهُمْ	مِّنْ بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ
اور اگر	آپؐ نے پیروی کی	ان کی خواہشات کی	اس کے بعد	کہ جو	آیا آپؐ کے پاس

مِنَ الْعِلْمِ لا	اِنَّكَ اِذًا	لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ
علم میں سے	پھر تو یقیناً آپؐ	ظلم کرنے والوں میں سے ہوں گے

نوٹ-1

اِذًا حرف ہے اور اس کے معنی ہیں ’’تب تو‘‘-’’پھر تو‘‘۔یہ جملہ کے شروع میں نہیں آتا اور ہمیشہ جواب شرط پر آتا ہے۔

نوٹ-2

اس آیت میں بھی انداز وہی ہے کہ خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن دراصل وارننگ ہم لوگوں کو دی گئی ہے۔

نوٹ-3

اس آیت میں بھی اَهْوَاءَ هُمْ اور مِنَ الْعِلْمِ کا تقابلی مطالعہ ہماری راہنمائی اس حقیقت کی جانب کر رہا ہے کہ SUBJECTIVE THINKING کے نتیجہ میں انسان جو عقائد اور نظریات قائم کرتا ہے،ان پر سائنٹیفک ریسرچ کے خواہ کتنے بھی ردّے چڑھالے،لیکن بہرحال وہ خواہشات ہی ہوتے ہیں۔علم حاصل کرنے کا راستہ صرف ایک ہے،اور وہ یہ کہ علم وحی کی روشنی میں انسان اپنی OBJECTIVE THINKING کی صلاحیت کو استعمال کرے۔یہ بھی نوٹ کرلیں کہ اس راستے کی ضرورت واہمیت فزیکل سائنس سے زیادہ شوشل سائنس میں ہے۔یہی وجہ ہے کہ جو قومیں آج آسمان سے تارے توڑ کر لارہی ہیں،سوشل سائنس میں وہی قومیں آج ترقی معکوس کا شکار ہیں۔انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لئے اس حقیقت کا ادراک کرنا اور اس کا اعتراف کرنا ازبس ضروری ہے۔اس ضمن میں آج کے ’’اہلِ کتاب‘‘یعنی امت وسط کی ذمہ داری دوچند ہے کیونکہ اب علم وحی

ہمارے پاس ہے۔ اگر ہم نے اپنا فریضہ سرانجام نہیں دیا تو میدانِ حشر میں ہم شھداء علی الناس کا فریضہ سرانجام نہیں دے سکیں گے اور بقول مولانا مودودیؒ اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھے گا کہ جب دنیا میں معصیت، ظلم اور گمراہی کا یہ 320 طوفان برپا تھا، تو تم کہاں مر گئے تھے۔

آیت نمبر (146)

﴿ اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَہٗ کَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَہُمۡ ؕ وَ اِنَّ فَرِیۡقًا مِّنۡہُمۡ لَیَکۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَ ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴۶﴾ ﴾

ترکیب

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ مبتداء ہے اور یَعۡرِفُوۡنَہٗ کَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَ ہُمۡ اس کی خبر ہے۔ اِنَّ کا اسم فَرِیۡقًا ہے اور نکرہ موصوفہ ہے۔ اس کی خبر مَوۡجُوۡدٌ محذوف ہے اور مِنۡہُمۡ قائم مقام خبر ہے۔ جب کہ لَیَکۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ صفت ہے فَرِیۡقًا کی وَ ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ کا واو حالیہ ہے۔

ترجمہ

اَلَّذِیۡنَ	اٰتَیۡنٰہُمُ	الۡکِتٰبَ	یَعۡرِفُوۡنَہٗ	کَمَا	یَعۡرِفُوۡنَ
وہ لوگ	ہم نے دی جن کو	کتاب	وہ لوگ پہچانتے ہیں اس کو	جیسے کہ	وہ پہچانتے ہیں

اَبۡنَآءَہُمۡ ؕ	وَاِنَّ	فَرِیۡقًا	مِّنۡہُمۡ	لَیَکۡتُمُوۡنَ	الۡحَقَّ
اپنے بیٹوں کو	اور یقینا	ایک ایسا فریق	ان میں ہے	جو چھپاتا ہے	حق کو

وَ	ہُمۡ	یَعۡلَمُوۡنَ
اس حال میں کہ	وہ لوگ	جانتے ہیں

نوٹ۔1

یَعۡرِفُوۡنَہٗ میں ہٗ کی ضمیر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی مانا گیا ہے، قرآن کے لئے بھی مانا گیا ہے اور ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ قبلہ کے طور پر بیت اللہ کے لئے ہے۔ میرے خیال میں یہ ضمیر ان سب کی جامع ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں علامتوں سے پہچانا جانا تھا اور اہل کتاب نے انہیں علامتوں کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پہچان لیا تھا جیسے کوئی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔

آیت نمبر (147)

﴿ اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ﴿۱۴۷﴾ ع ﴾

م ر ی

(ض) مِرۡیَۃً شک کی وجہ سے جھگڑا کرنا۔

مِرۡیَۃٌ اسم ذات بھی ہے۔ شک۔ شبہہ۔ ﴿فَلَا تَکُ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡہُ ۟ ﴾ (11/ ھود:17) ”تو آپؐ نہ ہوں کسی شبہہ میں اس سے۔“

(مفاعلہ) مِرَاءً ایک دوسرے سے جھگڑنا۔ ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یُمَارُوۡنَ فِی السَّاعَۃِ لَفِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۱۸﴾﴾ (42/ الکھف:18) ”بیشک جو لوگ

جھگڑتے ہیں اس گھڑی میں یعنی قیامت کے بارے میں وہ دور کی گمراہی میں ہیں۔"
320

لَا تُمَارِ — فعل نہی ہے۔ تو مت جھگڑ۔ ﴿فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا﴾ (18/الکھف: 22) "پس تو مت جھگڑ ان میں مگر ظاہری جھگڑنا یعنی سرسری اختلاف ظاہر کر دینا۔"

(تفاعل) تَمَارًا — باہم کسی پر یا کسی چیز میں شک کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ ﴿وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝۳۶﴾ (54/القمر: 36) "اور اس نے خبردار کیا ہے ان کو ہماری پکڑ سے تو ان لوگوں نے جھگڑا کیا خبردار کرنے میں۔"

(افتعال) اِمْتِرَاءً — اہتمام سے جھگڑا کرنا۔ شک کرنا۔ ﴿اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝۵۰﴾ (44/الدخان: 50) "بیشک یہ وہ ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔"

مُمْتَرٍ — اسم الفاعل ہے۔ شک کرنے والا۔ جھگڑا کرنے والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ کی ترکیب میں میرا ذہن مولانا اصلاحی کی رائے کو ترجیح دیتا ہے کہ اَلْحَقُّ خبر معرف باللام ہے۔ اس کا مبتداء اور ضمیر فاصل دونوں محذوف ہیں۔ پورا جملہ اس طرح ہوتا ہے۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ۔ جب کہ مِنْ رَّبِّكَ متعلق خبر ہے۔ لَا تَكُوْنَنَّ واحد مذکر مخاطب کے صیغے میں يَكُوْنُ کا فعل نہی، نون ثقیلہ کے ساتھ۔ اس کا فاعل اس میں شامل اَنْتَ کی ضمیر ہے۔ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ دراصل اس کا مفعول تھا لیکن اس پر مِنْ داخل ہونے کی وجہ سے اب متعلق فعل کہلائے گا۔

ترجمہ

اَلْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ
(یہ ہی) حق ہے	آپؐ کے رب سے	پس آپؐ ہرگز نہ ہوں	شک کرنے والوں میں سے

آیت نمبر (148)

﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۴۸﴾

س ب ق

(ض) سَبْقًا — تیز چلنا۔ آگے نکلنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) کسی بات کا آگے نکلنا یعنی بات کا طے ہو جانا۔ فیصلہ ہو جانا۔ ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۷۱﴾ (37/الصّٰفّٰت: 171) "اور آگے نکل چکا ہے ہمارا فرمان یعنی ہمارا فیصلہ ہو چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں یعنی رسولوں کے لئے۔" (۲) کسی کی پکڑ سے آگے نکلنا یعنی بھاگ نکلنا۔ ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ﴾ (8/الانفال: 59) "اور ہرگز گمان نہ کریں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ وہ لوگ بھاگ نکلے۔" (۳) کسی کام میں آگے نکلنا یعنی پہل کرنا۔ سبقت کرنا۔ ﴿لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ﴾ (46/الاحقاف: 11) "اگر وہ ہوتا بہتر تو وہ لوگ ہم پر سبقت نہ کرتے اس کی طرف۔" (۴) کسی کی بات سے آگے نکلنا یعنی حکم عدولی کرنا۔ نافرمانی کرنا۔ ﴿لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ

بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ (21/الانبیاء:27)''وہ لوگ نافرمانی نہیں کرتے اس کی بات میں اور وہ لوگ اس حکم سے عمل کرتے ہیں۔''

	سَابِقٌ	اسم الفاعل ہے۔آگے نکلنے والا۔﴿ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّھَارِ ﴾ (36/یٰس:40)''اور نہ رات دن کے آگے نکلنے والی ہے۔''
	مَسْبُوْقٌ	اسم المفعول ہے۔جس کی گرفت سے نکلا گیا یعنی بے بس کیا ہوا۔عاجز کیا ہوا۔﴿ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾ ﴾(56/الواقعہ:60)''اور ہم عاجز کیے ہوئے نہیں ہیں۔''
(مفاعلہ)	مُسَابَقَۃٌ	دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرنا۔لپکنا۔
	سَابِقْ	فعل امر ہے۔تو آگے نکل ۔تو لپک۔﴿ وَسَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ جَنَّۃٍ ﴾ (57/الحدید:21)''اور تم لوگ لپکو اپنے رب سے مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف۔''
(افتعال)	اِسْتِبَاقًا	اہتمام سے آگے نکلنا یعنی آگے نکلنے کا مقابلہ کرنا۔دوڑ لگانا۔﴿ اِنَّا ذَھَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَکْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا ﴾(12/یوسف:17)''بیشک ہم گئے کہ دوڑ لگاتے ہیں اور ہم نے چھوڑا یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس۔''

ترکیب

وِجْھَۃٌ مبتداء نکرہ ہے۔اس کی خبر مَوْجُوْدٌ محذوف ہے۔لِکُلٍّ متعلق خبر تھا جواب قائم مقام خبر مقدم ہے۔ھُوَ مبتداء اور مُوَلِّیْھَا اس کی خبر ہے۔مُوَلِّیْھَا میں اسم الفاعل مُوَلِّ آیا ہے۔مضاف ہونے کی وجہ سے تنوین ختم ہوئی تو مُوَلِّیْ ہوا۔یہاں پر اسم الفاعل فعل کا کام کر رہا ہے جو دو مفعول کا تقاضہ کرتا ہے۔پورا جملہ اس طرح ہوتا ھُوَ مُوَلٍّ نَفْسَہٗ اِلٰی تِلْکَ الْوِجْھَۃِ۔ چونکہ دونوں مفعول نَفْسٌ اور وِجْھَۃٌ کی ضمیریں مضاف الیہ کے طور پر آتی اس لئے مفعول اوّل نَفْسٌ کی ضمیر کو محذوف کر دیا گیا۔ فَاسْتَبِقُوْا فعل امر ہے۔اس کا فاعل اس میں شامل اَنْتُمْ کی ضمیر ہے۔اَلْخَیْرٰتِ اس کا مفعول ہے اس لئے حالتِ نصب میں ہے۔تَکُوْنُوْا شرط ہونے کی وجہ سے اور یَاْتِ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔

ترجمہ

وَلِکُلٍّ	وِّجْھَۃٌ	ھُوَ	مُوَلِّیْھَا
اور سب کے لئے	توجہ کرنے کی کچھ سمتیں ہیں	وہ	پھیرنے والا ہے (خود کو) اس کی طرف

فَاسْتَبِقُوا	الْخَیْرٰتِ	اَیْنَ مَا	تَکُوْنُوْا
پس تم لوگ آگے نکلنے کا مقابلہ کرو	بھلائیوں میں	جہاں کہیں بھی	تم لوگ ہو گے

یَاْتِ بِکُمُ	اللّٰہُ	جَمِیْعًا	اِنَّ اللّٰہَ	عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ
لے آئے گا تم لوگوں کو	اللہ	سب کے سب کو	بے شک اللہ	ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا ہے

نوٹ۔1

اس آیت میں رہماری رہنمائی کی گئی ہے کہ ہر ایک نے اپنا اپنا قبلہ بنایا ہوا ہے اور وہ ادھر ہی رُخ کرے گا۔اس لئے اپنے قبلہ کی برتری ثابت کرنے کے لئے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع مت کرو کیونکہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔پس یہی وقت بھلائی کے کاموں میں صرف کرو اور اس میدان میں اُن سے آگے نکلنے کا مقابلہ کرو

320

آیت نمبر (149)

﴿ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ ﴾

ترکیب

فَوَلِّ فعل امر ہے۔اس کا فاعل اس میں شامل اَنْتَ کی ضمیر ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ وَجْهَكَ اس کا مفعول اوّل ہے اور شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مفعول ثانی ہے۔اس لئے شَطْرَ پر نصب آئی ہے۔تفسیر حقانی کے مطابق مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ یہاں پر شرط نہیں ہے۔اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کے حکم فَوَلِّ کا متعلق فعل قرار پاتا ہے جس کو تاکید کی غرض سے مقدم کیا گیا ہے۔اِنَّهُ میں اِنَّ کا اسم ہٗ کی ضمیر ہے جو حکم کے لئے ہے۔ لَلْحَقُّ اس کی خبر ہے، مِنْ رَّبِّكَ متعلق خبر ہے۔

ترجمہ

وَمِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ	وَجْهَكَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ
اور جہاں سے	آپؐ نکلیں	تو آپؐ پھیریں	اپنے چہرے کو	مسجد حرام کی طرف

وَاِنَّهُ	لَلْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ ۗ	وَمَا اللّٰهُ	بِغَافِلٍ
اور بے شک یہ	حق ہے	آپؐ کے رب کی جانب سے	اور اللہ	غافل نہیں ہے

عَمَّا	تَعْمَلُونَ
اس سے جو	تم لوگ کرتے ہو

نوٹ۔1

آپ پڑھ چکے ہیں کہ لام تعریف پر جب لام جارّہ (لِ) داخل ہوتا ہے تو لام تعریف کا ہمزۃ الوصل لکھنے میں بھی گر جاتا ہے جیسے لِلْمُتَّقِيْنَ۔ اسی طرح سے لام تعریف پر جب لام تاکید (لَ) داخل ہوتا ہے تب بھی ہمزۃ الوصل لکھنے میں گر جاتا ہے۔اس حوالہ سے نوٹ کر یں کر یں کہ لَلْحَقُّ دراصل لَ الْحَقُّ تھا جو لَلْحَقُّ لکھا گیا ہے۔

آیت نمبر (150)

﴿ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ ﴾

ترکیب

لِئَلَّا دراصل لِئَنْ لَا ہے لِئَنْ کی وجہ سے يَكُوْنَ منصوب ہے۔اس کا اسم حُجَّةٌ نکرہ آیا ہے، اس کی خبر محذوف ہے جو کہ مَوْجُوْدًا یا قَائِمًا ہوسکتی ہے جب کہ لِلنَّاسِ متعلق خبر ہے۔لَا تَخْشَوْا فعل نہی ہے۔اس کا فاعل اس میں شامل اَنْتُمْ کی ضمیر ہے اور هُمْ ضمیر مفعولی ہے۔وَاخْشَوْا فعل امر ہے۔اس کا فاعل بھی اَنْتُمْ کی ضمیر ہے اور نِيْ ضمیر مفعولی ہے۔

ترجمہ

320

وَمِنۡ حَيۡثُ	خَرَجۡتَ	فَوَلِّ	وَجۡهَكَ	شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ	وَحَيۡثُ مَا
اور جہاں سے	آپ نکلیں	تو آپ پھیریں	اپنے چہرے کو	مسجد حرام کی طرف	اور جہاں کہیں بھی

كُنۡتُمۡ	فَوَلُّوۡا	وُجُوۡهَكُمۡ	شَطۡرَهٗ ؕ	لِئَلَّا يَكُوۡنَ	لِلنَّاسِ
تم لوگ ہو	تو تم لوگ پھیرو	اپنے چہروں کو	اس کی طرف	تا کہ نہ ہو	لوگوں کے لئے

عَلَيۡكُمۡ	حُجَّةٌ ۙ	اِلَّا الَّذِيۡنَ	ظَلَمُوۡا	مِنۡهُمۡ ۗ
تم لوگوں پر	کوئی حجت	سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے	ظلم کیا	ان میں سے

فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ	وَاخۡشَوۡنِيۡ ۗ	وَلِاُتِمَّ
پس تم لوگ مرعوب مت ہو ان لوگوں سے	اور مرعوب ہو مجھ سے	اور تا کہ میں تمام کروں

نِعۡمَتِيۡ	عَلَيۡكُمۡ	وَلَعَلَّكُمۡ	تَهۡتَدُوۡنَ
اپنی نعمت کو	تم لوگوں پر	اور شائد کہ تم لوگ	ہدایت پاؤ

نوٹ۔1

تحویل قبلہ کا حکم یہودیوں پر بہت بھاری تھا۔ ان کی معزولی کے تابوت میں یہ آخری کیل تھا۔ اس لئے وہ اپنی تمام تر ذہانت اور فطانت کو بروئے کار لا کر ہر قسم کے اعتراضات کر رہے تھے اور وسوسہ اندازی کا کاروبار بھی پورے زور وشور سے جاری تھا۔ کچھ سادہ لوح صحابہ کرامؓ کا اس طوفان سے متاثر ہو جانا ایک فطری بات ہے۔ ان کے اطمینانِ قلب کے لئے تحویل قبلہ کے حکم کی تکرار کی گئی ہے۔

نیز مِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ کے ساتھ حَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ کے الفاظ لا کر اس بات کو کھول دیا گیا کہ یہ حکم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے، وہی حکم پوری امت کے لئے بھی ہے۔ اُصول یہ ہے کہ جو حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے وہی حکم پوری امت کے لئے بھی ہے۔ لیکن تحویل قبلہ کے حکم کو اس اصول پر نہیں چھوڑا گیا تا کہ آگے چل کر تعین قبلہ کے ضمن میں کوئی مین میخ نکالنے کی یا اگر چہ، مگر چہ، چنیں کہ، چنانچہ کی دھونی رمانے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ مثلاً کوئی ریسرچ سکالر یہ دور کی کوڑی لا سکتا تھا کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے اور بیت اللہ کی طرف بھی، اس لئے دونوں میں سے کسی طرف رُخ کر لیا جائے درست ہوگا۔ سچی بات یہ ہے کہ ایک دانشور سے اس نکتہ پر میری بات ہو چکی ہے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر ہم لوگ اپنے ملاّ پن سے باز آجائیں ذرا سی وسیع النظری کا مظاہرہ کریں تو عالمی امن میں انقلاب آجائے گا اور پاکستان کو ہونے والے فوائد کا شمار کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اس کی دلیل قاطع وَمَا جَعَلۡنَا الۡقِبۡلَةَ سے آخر تک آیت نمبر 143/2 ہے۔

بہر حال یہ بات اچھی طرح سمجھ کر ذہن نشین کر لیں کہ تحویل قبلہ کے ضمن میں آیت نمبر 142/2 سے اس آیت تک تکرار، تاکید اور وضاحت کا جو انداز اختیار کیا گیا ہے اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس نوعیت کی حجت وتکرار کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے جائیں۔

نوٹ۔2

دوسروں کے نظریات اور طرزِ زندگی کو ترقی یافتہ سمجھنا جب کہ اسلامی نظریات اور طرزِ زندگی کو فرسودہ قرار دے کر

موجودزمانے میں ناقابلِ عمل سمجھنا، دراصل ایک ذہنی بیماری ہے جوعمل میں بھی سرایت کرجاتی ہے۔اس قسم کی ذہنی مرعوبیت سے، اس آیت میں، بالکل دوٹوک الفاظ میں منع فرمایا ہے۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ کا یہی مطلب ہے۔ کیونکہ یہ آیت صرف صحابہ کرامؓ کے لئے ہی نہیں آئی تھی بلکہ ہمارے اور آپ کے لئے بھی آئی ہے۔

اس حکم کے ساتھ ہی ہمارے رب نے ایک وعدہ بھی کیا ہے کہ کوئی قوم جب کبھی بھی وَاخْشَوْنِيْ پر عمل کرے گی، تو اللہ تعالیٰ اس قوم پر اپنی نعمت تمام کردے گا۔غور کریں کہ اُتِمُّ (میں تمام کرتا ہوں یا کروں گا) کہنے کے بجائے لِاُتِمَّ (تاکہ میں تمام کروں) فرمایا ہے۔اس کا مطلب یہی ہے کہ اتمامِ نعمت کا وعدہ اِخْشَوْنِيْ کے حکم کے ساتھ مشروط ہے۔

میں نے اپنے دانشور دوست کے سامنے تصویر کا یہ رُخ رکھ کر انہیں دعوت دی کہ ہمارے دانشور لوگ اگر ذہنی غلامی سے آزادی حاصل کرکے وَاخْشَوْنِيْ پر عمل پیرا ہونے پر آمادہ ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ پاکستان پر اپنی نعمت تمام کردے گا۔اس وقت پاکستان کو کتنے فوائد حاصل ہوں گے؟ میں نے بہت کوشش کی کہ ہمارے دوست کم ازکم ایک مرتبہ غور تو کرلیں،لیکن وہ اپنے قبلہ سے رُخ پھیرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔اور هُوَ مُوَلِّيْهَا کا عملی مظاہرہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔اس کے ساتھ ہی اس آیت میں قِبْلَةٌ کے بجائے وِجْهَةٌ کا لفظ لانے کی حکمت بھی سمجھ میں آگئی۔ہماری کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ ''وہ بروقت'' آنے سے پہلے ہی، محض اس کی دہشت سے، ہمارے دوست ویزا لے کر کینیڈا چلے گئے۔ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔ یہ دراصل BRAIN DRAIN کا لطیف ترجمہ ہے۔DRAIN کے لفظی معنی بیان کرنے سے ترجمہ کثیف ہوجاتا ہے۔

آیت نمبر (151)

﴿ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾ ﴾

ترجمہ

كَمَآ	اَرْسَلْنَا	فِيْكُمْ	رَسُوْلًا	مِّنْكُمْ	يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ
جیسا کہ	ہم نے بھیجا	تم لوگوں میں	ایک ایسا رسول	تم لوگوں میں سے	جو پڑھ کر سناتا ہے تم لوگوں کو

اٰيٰتِنَا	وَيُزَكِّيْكُمْ	وَيُعَلِّمُكُمُ	الْكِتٰبَ
ہماری آیات	اور جو تزکیہ کرتا ہے تم لوگوں کا	اور جو تعلیم دیتا ہے تم لوگوں کو	احکام کی

وَالْحِكْمَةَ	وَيُعَلِّمُكُمْ	مَّا	لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ
اور حکمت کی	اور جو تعلیم دیتا ہے تم لوگوں کو	اس کی جو	تم لوگ نہیں جانتے تھے

نوٹ۔1

آیت زیر مطالعہ کی ابتداء لفظ كَمَا (جیسا کہ) سے ہوئی ہے۔اس کا ربط گذشتہ آیت کے آخری حصے سے ہے جس میں فرمایا کہ تاکہ میں تم لوگوں پر اپنی نعمت تمام کروں اور تاکہ تم لوگ ہدایت پاؤ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا ایک احسانِ عظیم ہے اور انسانیت کی ہدایت کے لئے ہے۔اسی طرح تحویل قبلہ کا حکم بھی اللہ کا احسان ہے اور ہماری ہدایت کے لئے ہے۔

نوٹ۔2

اس آیت کا مفہوم گذشتہ آیت نمبر 2 / 129 میں واضح کر دیا گیا ہے، لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس حقیقت کو ایک مرتبہ پھر ذہن نشین کر لیا جائے کہ اسلام کا تجویز کردہ تزکیہ کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات کی تلاوت اس طرح کی جائے جیسا کہ ان کی تلاوت کا حق ہے۔(121/2) باقی طریقے دیگر مذاہب سے مستعار لے کر مسلمان کئے گئے ہیں۔نظریات وعقائد کے تزکیہ کے بعد ہی اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا ممکن ہوتا ہے اور احکام کی حکمت عمل کے بعد سمجھی جاتی ہے۔

دنیاوی معاملات میں کسی کام کی حکمت سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا درست طریقہ کار ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں مختلف طریقہ کار میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کا ہمیں اختیار اور آزادی حاصل ہے، یعنی یہاں ہمارے پاس CHOICE ہے۔لیکن اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے کے بعد اس کے احکام کے ضمن میں ہماری CHOICE ختم ہو جاتی ہے۔اس لئے احکامِ الٰہی کے لئے یہی ترتیب درست ہے کہ پہلے ان پر عمل کیا جائے اور بعد میں ان کی حکمت سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

آیت نمبر (152)

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ١٥٢ؑ﴾

ترکیب

فَاذْكُرُوْا فعل امر ہے اور نِیْ ضمیر مفعولی ہے اس لئے فَاذْكُرُوْا میں واو الجمع کا الف گرا ہوا ہے۔اَذْكُرْ فعل مضارع ہے اور جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔وَاشْكُرُوْا بھی فعل امر ہے جب کہ لَا تَكْفُرُوْا فعل نہی ہے۔نِ نون وقایہ یعنی ضمیر مفعولی نِیْ کا مخفف ہے اس لئے لَا تَكْفُرُوْا کا واو الجمع بھی گرا ہوا ہے۔

وَاشْكُرُوْا لِيْ	كُمْ	اَذْكُرْ	فَاذْكُرُوْنِيْ
اور تم لوگ شکر ادا کرو میرا	تم لوگوں کو	تو میں یاد رکھوں گا	پس تم لوگ یاد کرو مجھ کو

نِ	وَلَا تَكْفُرُوْ
میری	اور تم لوگ ناشکری مت کرو

نوٹ۔1

بہت عرصہ پہلے ایک کتابچہ ''ذکر اللہ'' پڑھا تھا جو مفتی محمد شفیعؒ کی تحریر تھی۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص زبان سے سبحان اللہ کا تکرار کر رہا تھا، لیکن اس کا دماغ اور دل کہیں اور مصروف ہے۔یہ شخص ان سے تو بہتر ہے جن کی زبان کسی قسم کی بدگوئی میں مصروف ہے، لیکن اس کا یہ عمل ذکر اللہ نہیں ہے بلکہ ذکر کا ذریعہ ہے۔دوسرا شخص زبان سے الحمد اللہ کی تکرار کر رہا ہے، اس کا ذہن بھی متوجہ ہے، لیکن دل شکر کے جذبات سے خالی ہے۔یہ پہلے شخص سے بہتر ہے، لیکن یہ ابھی ''ذریعہ ذکر'' میں ہے۔تیسرا شخص اپنے قلب و ذہن کی گہرائیوں سے پھوٹ بہنے والے جذبۂ شکر کے اظہار کے لئے زبان سے الحمد اللہ کی تکرار کر رہا ہے۔یہ سب سے بہتر ہے، لیکن یہ بھی ابھی ذکر اللہ کی

منزل تک نہیں پہنچا ہے۔صحیح جذبات وکیفیات کے ساتھ اللہ کو یاد کرنے والے کلمات کی زبان سے تکرار کرنے کے نتیجے میں جب کسی کو معاملات کرتے وقت اللہ کے احکام یاد آنے لگیں اور وہ ان پر عمل کرے، تو یہ ذکر اللہ ہے۔ اس حوالہ سے اب آپ فَاذْكُرُوْنِیْٓ کا مفہوم سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔

320

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اس نے اللہ کو یاد کیا، اگر چہ اس کی نماز۔روزہ (نفلی) وغیرہ کم ہوں اور جس نے احکام خداوندی کی خلاف ورزی کی اس نے اللہ کو بھلا دیا، اگر چہ اس کی نماز۔روزہ (نفلی)۔ تسبیحات وغیرہ زیادہ ہوں۔(معارف القرآن)۔

آیت نمبر(153)

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ ﴾

ترکیب

اس آیت کی ترکیب وتشریح کے لئے آیت نمبر ۲/ ۴۵ دیکھیں۔

ترجمہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اسْتَعِیْنُوْا	بِالصَّبْرِ
اے لوگو! جو ایمان لائے	تم لوگ مدد طلب کرو (اللہ کی)	ثابت قدمی کے ذریعے

وَالصَّلٰوةِ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ	مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
اور نماز کے زریعہ	یقیناً اللہ	ثابت قدم لوگوں کے ساتھ ہے

آیت نمبر(154)

﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ﴾

ترکیب

لَا تَقُوْلُوْا فعل نہی ہے۔ یُقْتَلُ مضارع مجہول اور لَا تَشْعُرُوْنَ مضارع منفی ہیں جن میں حال اور مستقبل، دونوں زمانوں کا احاطہ ہوتا ہے۔ لِمَنْ میں مَنْ جمع کے معنی میں آیا ہے۔ لفظی رعایت کے تحت یُقْتَلُ واحد آیا ہے۔ پھر معنوی لحاظ سے مَیِّتٌ کی جمع اَمْوَاتٌ آئی ہے جو کہ خبر ہے۔ اس کا مبتداء هُمْ محذوف ہے۔ اسی طرح سے اَحْیَآءٌ بھی خبر ہے اور اس کا بھی مبتداء هُمْ محذوف ہے۔

ترجمہ

وَلَا تَقُوْلُوْا	لِمَنْ	یُّقْتَلُ
اور تم لوگ مت کہو	ان کے لئے جو	قتل کئے جاتے ہیں اور قتل کئے جائیں گے

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اَمْوَاتٌ ؕ	بَلْ	اَحْیَآءٌ	وَّلٰكِنْ
اللہ کی راہ میں	(کہ وہ لوگ) مردہ ہیں	بلکہ	(وہ لوگ) زندہ ہیں	اور لیکن

320 لَا تَشْعُرُوْنَ
تم لوگ شعور نہیں رکھتے اور نہ رکھو گے

نوٹ۔1

شہداء کے بہت سے درجے ہیں۔ ان میں سب سے بلند درجہ ان لوگوں کا ہے جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں۔ اس حوالہ سے یہ بات سمجھ لیں کہ اس آیت میں جو ہدایت ہے وہ مقتول فی سبیل اللہ کے لئے ہے۔ جب معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ زندہ ہیں تو ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ (۱) کہاں زندہ ہیں اور (۲) ان کی زندگی کی کیفیت کیا ہے؟ اس آیت میں پہلے سوال کا جواب نہیں ہے، البتہ آگے چل کر آیت نمبر (3/169) میں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں۔ دوسرے سوال کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے کہ ہم لوگ ان کی زندگی کا شعور حاصل نہیں کر سکتے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ البقرۃ (۲)

آیت نمبر (155)

﴿ وَ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾ۙ ﴾

ج	و	ع

(ن) **جَوْعًا** بھوکا ہونا۔ ﴿ اِنَّ لَکَ اَلَّا تَجُوۡعَ فِیۡہَا وَ لَا تَعۡرٰی ﴿۱۱۸﴾ۙ ﴾ (20/طٰہٰ:118) ''بے شک تیرے لئے ہے کہ تو بھوکا نہیں ہوگا اس میں اور نہ ننگا۔''

جُوْعٌ اسم ذات ہے۔ بھوک۔ ﴿ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ ﴾ (106/القریش:4) ''جو کھانا دیتا ہے ان کو بھوک میں۔''

ن	ق	ص

(ن) **نَقْصًا** کمی کرنا۔ گھٹانا۔ ﴿ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡہُمۡ ۚ ﴾ (50/قٓ:4) ''ہمیں علم ہے اس کا جو گھٹاتی ہے زمین ان میں سے۔''

اُنْقُصْ فعل امر ہے۔ تو کمی کر۔ تو گھٹا۔ ﴿ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾ ﴾ (73/المزمل:3) ''یا آپ گھٹائیں اس میں سے تھوڑا سا۔''

مَنْقُوْصٌ اسم المفعول ہے۔ کمی کیا ہوا۔ گھٹایا ہوا۔ ﴿ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوۡہُمۡ نَصِیۡبَہُمۡ غَیۡرَ مَنۡقُوۡصٍ ﴿۱۰۹﴾٪ ﴾ (11/ھود:109) ''اور بے شک ہم پورا پورا دینے والے ہیں ان کو ان کا حصہ بغیر کوئی کمی کیا ہوا۔''

نَقْصٌ اسم ذات بھی ہے۔ کمی۔ گھاٹا۔ آیتِ زیر مطالعہ

ترکیب

فعل مضارع نَبْلُوْ لام تاکید اور نون ثقیلہ کے ساتھ لَنَبْلُوَنَّ آیا ہے۔ اس کا فاعل اس میں شامل نَحْنُ کی ضمیر ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اس کا مفعول کُمْ کی ضمیر ہے۔ جو اہلِ ایمان کے لئے ہے۔ بِشَیْءٍ متعلق فعل ہے۔ مِنَ الْخَوْفِ کا مِنْ بیانیہ ہے جو بِشَیْءٍ کی وضاحت کے لئے ہے۔ اَلْجُوْعِ۔ نَقْصٍ۔ اَلْاَنْفُسِ۔ اَلثَّمَرٰتِ، ان سب سے پہلے مِنْ بیانیہ محذوف ہے۔ اس لیے یہ سب حالت جرّ میں ہیں۔ بَشِّرِ دراصل فعل امر بَشِّرْ ہے جس کو آگے ملانے کے لیے کسرہ دی گئی ہے۔ اس کا فاعل اس میں شامل اَنْتَ کی ضمیر ہے اور اَلصّٰبِرِیْنَ اس کا مفعول ہے۔

ترجمہ

وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ	بِشَیۡءٍ	مِّنَ الۡخَوۡفِ	وَالۡجُوۡعِ
اور ہم لازماً آزمائیں گے تم لوگوں کو	کسی چیز سے	خوف میں سے	اور بھوک میں سے

وَنَقۡصٍ	مِّنَ الۡاَمۡوَالِ	وَالۡاَنۡفُسِ	وَالثَّمَرٰتِ ؕ
اور کچھ گھاٹے سے	مالوں میں سے	اور جانوں میں سے	اور پھلوں میں سے

الصّٰبِرِيْنَ	وَبَشِّرِ
ثابت قدم	اور آپؐ بشارت دیں

320

نوٹ۔1

بِشَیْءٍ کا لفظی ترجمہ تو یہی بنتا ہے کہ "کسی چیز سے" لیکن محاورہ میں اس کا مفہوم ہے "تھوڑا سا" یا "ذرا سا"۔ اس آیت میں یہ لفظ لا کر ہمیں بتا دیا گیا ہے کوئی آزمائش ہمیں کتنی بھی بڑی معلوم ہو لیکن دراصل وہ چھوٹی ہی ہوگی۔ ہم لوگوں کو اس کا تجربہ بھی ہے۔ جب کوئی آزمائش گزر جاتی ہے تب ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ اتنی بڑی آزمائش نہیں تھی جتنا ہم واویلا کر رہے تھے۔ اور جب کوئی نئی آزمائش آتی ہے تو ہم پچھلے تجربے کو بھول جاتے ہیں۔

نوٹ۔2

آزمائش کے ضمن میں پہلی بات یہ نوٹ کرلیں کہ یہ انسان کی اور ہر انسان کی ضرورت ہے۔ اس نظام سے اللہ کی کوئی غرض نہیں اٹکی ہوئی ہے۔ اس لیے اس دنیا میں عابد وزاہد، فاسق وفاجر، مومن وکافر، غرض ہر قسم کے انسان کو مختلف آزمائشوں سے گزارا جاتا ہے جو مختلف ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ اس آیت کے سیاق وسباق میں نیکوکار اہل ایمان کی بات ہو رہی ہے۔ اس لیے اس مقام پر یہ بات سمجھ لیں کہ ایمان کی حالت میں عملِ صالح کرنے والے لوگوں کی کون سی ضرورت ان آزمائشوں سے پوری ہوتی ہے۔

ہماری ایک کمزوری یہ ہے کہ ہم کو کتنا بھی انعام واکرام دے دیا جائے، عام طور پر ہم اس سے مطمئن نہیں ہوتے اور مزید کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ مطالبہ زبانی دعووں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ہماری دوسری کمزوری یہ ہے کہ اگر ہمارے مطالبے کے مطابق ہم کو دے دیا جائے، تو ہم پھر بھی مطمئن نہیں ہوتے۔ کیونکہ پھر ہم دوسرے کی تھالی میں جھانکتے ہیں کہ اس کو اتنا کیوں ملا؟ اور یہ بات طے ہے کہ میدانِ حشر میں ہماری یہ کمزوریاں ختم نہیں ہوں گی بلکہ زیادہ ہو جائیں گی۔

اس کا علاج یہی ہے کہ ہمارے بلند وبانگ دعووں کا لپ اسٹک پاؤڈر آزمائش کی کڑی دھوپ میں اُتار دیا جائے اور ہر ایک کے دعوے کی حقیقت ریکارڈ پر آجائے۔ اس طرح نیکوکار اہل ایمان میدانِ حشر میں اطمینانِ قلب کی نعمت حاصل کریں گے۔

آیت نمبر (156)

﴿الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝١٥٦ؕ﴾

ترکیب

اَلَّذِيْنَ گزشتہ آیت کے اَلصّٰبِرِيْنَ پر عطف ہے۔ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ شرط ہے اور قَالُوْا سے رٰجِعُوْنَ تک جوابِ شرط ہے۔ اَصَابَتْ فعل ماضی کا واحد مؤنث کا صیغہ ہے لیکن اِذَا کی وجہ سے یعنی شرط ہونے کی وجہ سے اس کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ اَصَابَتْ کا فاعل مُصِيْبَةٌ ہے اور اس کا مفعول هُمْ کی ضمیر ہے جو اَلَّذِيْنَ یعنی اَلصّٰبِرِيْنَ کے لیے ہے۔ اِنَّا دراصل اِنَّ نَا ہے اِنَّ حرف تاکید، ضمیر منصوبہ، نَا اس کا اسم ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔ جبکہ لِلّٰهِ قائم مقام خبر ہے۔ اسی طرح اِنَّا کی خبر رٰجِعُوْنَ ہے اور اِلَيْهِ متعلق خبر مقدم ہے۔

ترجمہ

الَّذِيْنَ	اِذَآ	اَصَابَتْهُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَالُوْٓا 320	اِنَّا
وہ لوگ جو	جب بھی	پہنچتی ہے ان کو	کوئی مصیبت	تو وہ لوگ کہتے ہیں	بیشک ہم

لِلّٰهِ	وَاِنَّآ	اِلَيْهِ	رٰجِعُوْنَ
اللہ کے لیے ہیں	اور یقیناً ہم	اس کی طرف ہی	لوٹنے والے ہیں

آیت نمبر(157)

﴿اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝۱۵۷﴾

ترکیب

صَلَوٰتٌ اور رَحْمَةٌ مبتداء نکرہ ہیں کیونکہ اصول بیان ہو رہا ہے۔ ان کی خبر محذوف ہے جو کہ وَاجِبٌ ہو سکتی ہے۔ عَلَيْهِمْ قائم مقام خبر مقدم ہے اور مِنْ رَّبِّهِمْ متعلق خبر ہے۔ یہ پورا جملہ اسمیہ پھر خبر بن رہا ہے اُولٰٓئِكَ کی، جو کہ مبتداء ہے۔ وَاُولٰٓئِكَ مبتداء هُمْ ضمیر فاصل اور اَلْمُهْتَدُوْنَ خبر معرف بلام ہے۔ ناقص یائی جب باب افتعال میں آتا ہے تو اس کا اسم الفاعل اور اسم المفعول ہم شکل ہو جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے اَلْمُهْتَدُوْنَ کے دونوں امکانات تھے۔ لیکن چونکہ اِهْتَدٰی لازم ہے اس لیے اَلْمُهْتَدُوْنَ اسم الفاعل ہے۔

ترجمہ

اُولٰٓئِكَ	عَلَيْهِمْ	صَلَوٰتٌ	مِّنْ رَّبِّهِمْ	وَرَحْمَةٌ ۫	وَاُولٰٓئِكَ
وہ لوگ ہیں	جن پر ہیں	عنائتیں	ان کے رب (کی جانب) سے	اور رحمت	اور وہ لوگ

هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ
ہی ہدایت پانے والے ہیں

آیت نمبر(158)

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَ
مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝۱۵۸﴾

ج ن ح

(ض) جُنُوْحًا : کشتی کا کسی جانب جھک جانا۔ کسی کا کسی طرف مائل ہونا۔ ﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾ (8/الانفال:61) ''اور اگر وہ لوگ مائل ہوں صلح کے لیے تو آپ بھی مائل ہوں اس کے لیے۔''

اِجْنَحْ : فعل امر ہے۔ تو جھک۔ تو مائل ہو۔ اوپر آیت نمبر۔(8/الانفال:61)

جَنَاحٌ : ج اَجْنِحَةٌ۔ اسم ذات ہے۔ کسی چیز کا کوئی جانب۔ انسان کا پہلو۔ بغل۔ پرندوں کے پر۔ ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸﴾ (15/الحجر:88) ''اور آپؐ جھکائیں اپنا پہلو مومنوں کے لیے۔'' ﴿وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ﴾ (20/طٰہٰ:22) ''اور آپؐ ملا لیں اپنا ہاتھ اپنی بغل کی طرف۔''

﴿وَ لَا طٰٓئِرٍ یَّطِیۡرُ بِجَنَاحَیۡهِ﴾ (6/الانعام:38) ''اور نہ کوئی اُڑنے والا جو اُڑتا ہے اپنے دونوں پروں سے۔'' ﴿جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ﴾ (35/فاطر:1) ''فرشتوں کو بنانے والا رسول، جن کے پر ہیں۔''

320

جُنَاحٌ — اسم ذات ہے۔ کسی غلط جانب جھکاؤ۔ گناہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ط	و	ع

(ف۔ن) **طَوۡعًا** — تابعدار رہونا۔ فرمانبردار رہونا۔

طَآئِعٌ — تابعدار ہونے والا۔ ﴿فَقَالَ لَهَا وَ لِلۡاَرۡضِ ائۡتِیَا طَوۡعًا اَوۡ کَرۡهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیۡنَا طَآئِعِیۡنَ ﴿۱۱﴾﴾ (41/حم السجدہ:11) ''تو اس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے کہا اس سے یعنی آسمان سے اور زمین سے کہ تم دونوں آؤ تابعدار ہوتے ہوئے یا کراہیت کرتے ہوئے۔ ان دونوں نے کہا ہم آئے تابعدار ہونے والے ہوتے ہوئے۔''

(افعال) **اِطَاعَةً اور طَاعَةً** — کسی کی فرمانبرداری کرنا۔ اطاعت کرنا۔ ﴿وَ یَقُوۡلُوۡنَ طَاعَۃٌ ۫﴾ (4/النساء:81) ''اور وہ لوگ کہتے ہیں فرمانبرداری کرنا ہے۔'' ﴿یَقُوۡلُوۡنَ یٰلَیۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰهَ وَ اَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا ﴿۶۶﴾﴾ (33/الاحزاب:66) ''وہ لوگ کہیں گے اے کاش! ہم اطاعت کرتے اللہ کی اور ہم اطاعت کرتے ان رسولؐ کی۔''

اَطِعۡ — ج اَطِیۡعُوۡ۔ فعل امر ہے۔ تو اطاعت کر۔ ﴿اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ ۚ﴾ (3/آل عمران:32) ''تم لوگ اطاعت کرو اللہ کی اور ان رسولؐ کی۔''

لَا تُطِعۡ — فعل نہی ہے۔ تو اطاعت مت کر۔ تو کہنا مت مان۔ ﴿وَ لَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا﴾ (18/الکہف:28) ''اور تو کہنا مت مان اس کا، ہم نے غافل کیا جس کے دل کو اپنی یاد سے۔''

مُطَاعٌ — اسم المفعول ہے۔ اطاعت کیا ہوا۔ بات مانا ہوا۔ ﴿ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ﴿ۙ۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ﴿ؕ۲۱﴾﴾ (81/التکویر:20،21) ''قوت والا، عرش والے کے پاس رہنے والا، مانا جانے والا، وہیں امانت والا۔''

(تفعیل) **تَطۡوِیۡعًا** — کسی کو فرمانبردار بنانا، کسی کام کے لیے راضی کرنا۔ ﴿فَطَوَّعَتۡ لَهٗ نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِیۡهِ﴾ (5/المائدہ:30) ''پس راضی کیا اس کو اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر۔''

(تفعّل) **تَطَوُّعًا** — بتکلف فرمانبرداری کرنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ پھر اصطلاحاً نفلی عبادات کرنے کے لیے آتا ہے۔ آیت زیر مطالعہ۔

مُطَّوِّعٌ — اسم الفاعل ہے۔ نفلی عبادت کرنے والا۔ ﴿اَلَّذِیۡنَ یَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِیۡنَ﴾ (9/التوبۃ:79) ''وہ لوگ جو طعن کرتے ہیں نفلی عبادت کرنے والوں کو۔''

(استفعال) **اِسۡتِطَاعَةً** — فرمانبرداری کرنے کے لائق ہونا۔ صلاحیت یا قدرت رکھنا۔ ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ﴾ (64/التغابن:16) ''پس تقویٰ کرو اللہ کا اتنا جتنی تمہاری صلاحیت ہو۔''

ش	ک	ر

(ن) **شُکۡرًا اور شُکُوۡرًا** — کسی نعمت و بھلائی کا اعتراف کرنا۔ احسان ماننا۔ شکر کرنا۔ ﴿وَ مَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ﴾ (27/النمل:40) ''اور جس نے شکر کیا تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ وہ شکر کرتا ہے اپنے آپ کے لیے۔''

اُشۡکُرۡ — فعل امر ہے۔ تو احسان مان۔ تو شکر کر۔ ﴿اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیۡکَ ؕ﴾ (31/لقمٰن:14) ''کہ تو احسان مان میرا اور اپنے والدین کا۔''

شَاكِرٌ	اسم الفاعل ہے۔شکر کرنے والا۔اس کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو مطلب ہوتا ہے قدر کرنے والا۔آیت زیر مطالعہ اور ﴿شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ﴾ (16/النحل:121) ''شکر کرنے والا اس کے احسانوں کا۔''
مَشْكُوْرٌ	اسم المفعول ہے۔شکر کیا ہوا۔قدر کیا ہوا۔﴿فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝﴾ (17/بنی اسرائیل:19) ''تو وہ لوگ ہیں جن کی بھاگ دوڑ قدر کی ہوئی ہے۔''
شَكُوْرٌ	فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔بے انتہا شکر کرنے والا۔﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝﴾ (14/ابراہیم:5) ''بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک بار بار صبر کرنے والے، بے انتہا شکر کرنے والے کے لئے۔'' ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝﴾ (42/الشوریٰ:23) ''بے شک اللہ بے انتہا بخشنے والا بے انتہا قدر کرنے والا ہے۔''

ترکیب

اِنَّ کا اسم اَلصَّفَا اور اَلْمَرْوَةَ ہیں۔ان کی خبر محذوف ہے جو کہ مَوْجُوْدَانِ ہوسکتی ہے۔مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ متعلق خبر ہے۔فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ شرط ہے اور فَلَا جُنَاحَ سے بِهِمَا تک جواب شرط ہے۔حَجَّ اور اِعْتَمَرَ کا فاعل ان میں شامل هُوَ کی ضمیریں ہیں جو مَنْ کے لیے ہیں اور اَلْبَيْتَ ان دونوں کا مفعول ہے۔یہ جملہ فعلیہ فَمَنْ مبتداء کی خبر ہے۔فَلَا جُنَاحَ پر لائے نفی جنس ہے۔اس لیے جُنَاحَ تنوین کے بغیر نصب میں آیا ہے اور یہ مبتداء ہے۔اس کی خبر محذوف ہے۔جو ثَابِتٌ یا وَاجِبٌ ہوسکتی ہے۔عَلَيْهِ قائم مقام خبر ہے۔بِهِمَا میں هِمَا کی ضمیر اَلصَّفَا اور اَلْمَرْوَةَ کے لیے ہے۔وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا شرط ہے۔اور فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ جواب شرط ہے۔

ترجمہ

اِنَّ	الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ	مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ	فَمَنْ
بیشک	صفا اور مروہ ہیں	اللہ کا شعور حاصل کرنے کی علامتوں میں سے	پس جس نے

حَجَّ	الْبَيْتَ	اَوِ اعْتَمَرَ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِ
زیارت کی	اس گھر کی	یا عمرہ کیا	تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں	اس پر

اَنْ يَّطَّوَّفَ	بِهِمَا ؕ	وَمَنْ	تَطَوَّعَ	خَيْرًا ۙ
کہ وہ بتکلف چکر لگائے	ان دونوں میں	اور جس نے	نفلاً کی	کوئی بھلائی

فَاِنَّ اللّٰهَ	شَاكِرٌ	عَلِيْمٌ
تو یقیناً اللہ	قدردان ہے	جاننے والا

نوٹ۔1

زمانہ جاہلیت میں صفا اور مروہ پر مورتیاں رکھی ہوتی تھیں اور کفار انہیں کی پوجا کرنے کے لیے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے۔اس وجہ سے کچھ صحابہ کرامؓ کو شبہ تھا کہ کہیں اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔اس آیت میں اس شبہ کا ازالہ کیا گیا ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ یہ بی بی ہاجرہؓ کا عمل تھا اور سنت ابراہیمیؑ ہے۔امام احمدؒ کے نزدیک حج یا عمرہ میں سعی کرنا مستحب ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے، جب کہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ فرض ہے۔(معارف القرآن)

320

آیت نمبر (149)

﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَالۡهُدٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الۡکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ۙ﴿۱۵۹﴾ ﴾

ترکیب

اَلَّذِیۡنَ سے فِی الۡکِتٰبِ تک پوری عبارت اِنَّ کا اسم جب کہ اُولٰٓئِکَ سے آخیر تک اس کی خبر ہے۔ یَکۡتُمُوۡنَ کا فاعل اس میں شامل ھُمۡ کی ضمیر ہے جو اَلَّذِیۡنَ کے لیے ہے۔ مَا مفعول ہے۔ یَکۡتُمُوۡنَ کا بھی اور اَنۡزَلۡنَا کا بھی۔ مِنۡ بیانیہ ہے جو مَا اَنۡزَلۡنَا کی وضاحت کے لیے آیا ہے۔ اَلۡبَیِّنٰتِ صفت ہے، اس کا موصوف اَلۡاٰیٰتِ محذوف ہے۔ بَیَّنّٰهُ میں ہُ کی ضمیر مفعولی مَا اَنۡزَلۡنَا کے لیے ہے۔ لِلنَّاسِ اور فِی الۡکِتٰبِ دونوں بَیَّنّٰا فعل کے متعلق ہیں۔ اُولٰٓئِکَ مبتداء ہے اور یَلۡعَنُهُمۡ سے آخیر تک جملہ فعلیہ اس کی خبر ہے۔ یَلۡعَنُهُمۡ میں ھُمۡ کی ضمیر مفعولی اَلَّذِیۡنَ کے لیے ہے۔

مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَالۡهُدٰی	اَنۡزَلۡنَا	مَاۤ	یَکۡتُمُوۡنَ	اَلَّذِیۡنَ	اِنَّ
ہدایت اور کھلی کھلی (نشانیوں) میں سے	ہم نے نازل کیا	اس کو جس کو	چھپاتے ہیں	جو لوگ	بیشک

اُولٰٓئِکَ	فِی الۡکِتٰبِ ۙ	لِلنَّاسِ	بَیَّنّٰهُ	مِنۡۢ بَعۡدِ مَا
وہ لوگ ہیں	کتاب میں	لوگوں کے لیے	ہم نے واضح کیا اس کو	اس کے بعد جو

اللّٰعِنُوۡنَ	وَیَلۡعَنُهُمُ	اللّٰهُ	یَلۡعَنُهُمُ
لعنت کرنے والے	اور لعنت کرتے ہیں جن پر	اللہ	لعنت کرتا ہے جن پر

نوٹ۔1

حضرت ابو ہریرہؓ اور چند دیگر صحابہؓ کے قول منقول ہیں کہ اگر قرآن میں یہ آیت نہ ہوتی تو وہ لوگ حدیث بیان نہ کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک حدیث رسولؐ بھی قرآن کے حکم میں ہے۔ (معارف القرآن)۔ اس کی وجہ یہی سمجھ میں آتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو واضح کیا ہے۔ مِنَ الۡبَیِّنٰتِ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے جو واضح احکام ہیں انہیں پھیلانا اور عام کرنا لازم ہے اور ان کو چھپانا ایک جرم عظیم ہے۔

آیت نمبر (160 تا 162)

﴿ اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَبَیَّنُوۡا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوۡبُ عَلَیۡهِمۡ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ۙ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ ﴾

ترکیب

تَابُوۡا، اَصۡلَحُوۡا اور بَیَّنُوۡا کے فاعل ان میں شامل ھُمۡ کی ضمیریں ہیں جو اَلَّذِیۡنَ کے لیے ہیں۔ تَابُوۡا کے بعد اِلٰی

اللّٰہِ محذوف ہے۔ اَصْلَحُوْا کا مفعول محذوف ہے جو کہ عَمَلَھُمْ ہو سکتا ہے۔ بَیَّنُوْا کا مفعول بھی محذوف320 ہے جو گذشتہ آیت کا مَآ اَنْزَلْنَا ہے۔ اَنَا مبتداء ہے، اَلتَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اس کی معرف باللّام خبر ہے جو ضمیر فاصل کے بغیر آئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مبتداء بھی ضمیر ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ میں اَلَّذِیْنَ سے کُفَّارٌ تک اِنَّ کا اسم ہے۔ اُولٰٓئِکَ سے اَجْمَعِیْنَ تک اِنَّ کی خبر ہے۔ وَ ھُمْ کُفَّارٌ کا واو حالیہ ہے۔ اَلنَّاسِ کی تمیز ہونے کی وجہ سے اَجْمَعِیْنَ حالتِ نصب میں ہے۔ خٰلِدِیْنَ حال ہے۔ عَلَیْھِمْ کی ضمیر ھُمْ کا جو کہ اَلَّذِیْنَ کے لیے ہے۔ فِیْھَا میں ھَا کی ضمیر لعنت کے لیے ہے۔ یُخَفَّفُ مضارع مجہول ہے۔ اَلْعَذَابُ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع میں جب کہ عَنْھُمْ متعلق فعل ہے۔ یُنْظَرُوْنَ بھی مضارع مجہول ہے۔ ثلاثی مجرد اور باب افعال کا مضارع مجہول ہم شکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس کے دونوں امکانات ہیں۔ لیکن یہ مادہ باب افعال میں مہلت دینے کے معنی میں آتا ہے اس لیے اسے باب افعال کا مضارع مجہول ماننا بہتر ہے۔

ترجمہ

اِلَّا الَّذِیْنَ	تَابُوْا وَ	اَصْلَحُوْا	وَبَیَّنُوْا	فَاُولٰٓئِکَ
سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے	توبہ کی	اور اصلاح کی	اور واضح کیا	تو وہ لوگ ہیں

اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ ج	وَاَنَا	التَّوَّابُ
میں توبہ قبول کرتا ہوں جن کی	اور میں	ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا ہوں

الرَّحِیْمُ	اِنَّ الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	وَمَاتُوْا	وَ
ہر حال میں رحم کرنے والا ہوں	بیشک جن لوگوں نے	انکار کیا	اور مرے	اس حال میں کہ

ھُمْ	کُفَّارٌ	اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ	لَعْنَۃُ اللّٰہِ	وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
وہ لوگ	انکار کرنے والے رہے	وہ لوگ ہیں جن پر	اللہ کی لعنت ہے	اور فرشتوں کی

وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿١٦١﴾ لا	خٰلِدِیْنَ	فِیْھَا ج	لَا یُخَفَّفُ
اور سب کے سب لوگوں کی	ہمیشہ ایک حالت میں رہنے والے ہوتے ہوئے	اس میں	ہلکا نہیں کیا جائے گا

عَنْھُمُ الْعَذَابُ	وَلَا ھُمْ	یُنْظَرُوْنَ
ان سے عذاب کو	نہ ہی وہ لوگ	مہلت دیے جائیں گے

نوٹ۔1

وَمَاتُوْا وَ ھُمْ کُفَّارٌ کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ جس کافر کے کفر کی حالت میں مرنے کا یقین نہ ہو اس پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے اور چونکہ ہمیں کسی شخص کے خاتمہ کا یقینی علم ہونے کا اب کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لیے کسی کافر کا نام لے کر اس پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ عام کافروں اور ظالموں پر بغیر تعین کے لعنت کرنا درست ہے۔ جب لعنت کا معاملہ اتنا شدید ہے تو کسی مسلمان پر (خواہ وہ کتنا ہی فاسق و فاجر کیوں نہ ہو) لعنت کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ کسی کو مردود، راندۂ درگاہ، اللہ مارا وغیرہ کہنا بھی لعنت ہی کے حکم میں ہے۔ (معارف القرآن)